Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہنامہ اُردو

ریویو آف ریلیجنز (قادیان)

یعنی

دنیا کے مذاہب پر نظر

مُتَرجِم

عبد القدیر نیاز

بابت ماہِ رجب ۱۳۶۲؁ مطابق ماہِ اگست ۱۹۴۳؁ء

ماہِ ظہور ۱۳۲۲ ہش

جلد ۴۲ عدد ۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقاصد و قواعد رسالہ

رسالہ ریویو آف ریلیجنز (اُردو) سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ۱۹۰۲ء میں حسب ذیل مقاصد کے پیش نظر جاری فرمایا تھا:۔

غیر مذاہب کے مقابلہ میں اسلام کی فوقیت ظاہر کرنا۔

مخالفین اسلام کے حملوں کا جواب دینا۔

صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت و تعلیم دینا۔

یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے۔ اگر پندرہ تاریخ تک کسی خریدار کو رسالہ نہ ملے، تو بروقت شکایت موصول ہونے پر رسالہ دوبارہ ارسال کیا جائیگا۔

رسالہ کی سالانہ قیمت اندرونِ ہند تین روپے اور بیرونِ ہند چار روپے ہے۔ طلباء اور غیر احمدی اصحاب سے رعایتی قیمت اڑھائی روپے لی جاتی ہے۔

خریداران کو دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل یا تعمیل میں تاخیر کی ذمہ داری دفتر پر نہ ہوگی۔

ترسیل زر اور تمام دفتری امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہونی چاہیئے۔

یہ رسالہ جماعت احمدیہ کا ایک ہی قومی اُردو ماہنامہ ہے، بوجہ علمی مجلہ ہونے کے اس کے فائل محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ اور ایک وسیع علمی طبقہ کی نظر سے گذرتا ہے۔ اس لئے اس میں اشتہار دینا مفید ہے۔ نرخنامہ اشتہارات حسب ذیل ہے:۔

تعداد	ایک ماہ	تین ماہ	چھ ماہ	ایک سال
ایک صفحہ	تیس روپے	اٹھتّر روپے	ایک سو چوالیس روپے	دو سو ستر روپے
نصف صفحہ	اٹھارہ روپے	اڑتالیس روپے	چوراسی روپے	ایک سو پچاس روپے
ربع صفحہ	بارہ روپے	تیس روپے	چوّن روپے	نوّے روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

ماہنامہ

ریویو آف ریلیجنز (اُردو)

یعنے

دُنیا کے مذاہب پر نظر اور اہل مذاہب کا تشحیذ الاذہان

جلد ۴۲ | بابت ماہ شعبان ۱۳۶۲ سنہ ھ مطابق اگست ۱۹۴۳ سنہ ع | نمبر ۸

فہرست مضامین

تعلقات زوجین	صـ۲	جناب مولانا عبد اللطیف صاحب بہاولپوری معلم المجاہدین
جواز تحریف بائبل میں چند باتیں	۳۳	جناب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب
اداریہ	صـ۴۸	ایڈیٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جنہیں کامل دیانتداری اور احسن طریق سے ادا کرنا ہر ایک کا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔
وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ (بقرہ پ۲)۔ کہ عورتوں کے حقوق مردوں پر بھی اسی طرح ہیں جس طرح مردوں کے حقوق عورتوں پر ہیں۔ البتہ مردوں کو انپر ایک طرح کی فوقیت ہے۔
اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ۔ (نساء پ۵) کہ مرد عورتوں کے منتظم اور ان کے محافظ اور ان کے نگران ہیں، اور انکی ہر قسم کی ضروریات، خوراک، لباس وغیرہ کے پورا کرنے کے ذمہ دار ہیں۔

مردوں کے فرائض

قرآن کریم کے ارشادات :۔

(۱) وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ کہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کا معاملہ کرو۔ اگر تمہیں ان کی بعض باتیں ناپسند ہوں تو برا نہ مناؤ۔ ممکن ہے تمہیں ایک چیز ناپسند ہو، اور اللہ تعالیٰ اس میں خیر و برکت ڈالدے۔

(۲) وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ۔ عورتوں کو نقصان پہنچانے کی خاطر مت روکو کہ ان پر زیادتی کرتے رہو۔ جو ایسا کرے گا وہ یقیناً اپنے نفس پر ظلم کرے گا۔

(۳) فَاِنْ اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۔ کہ اگر عورتیں تمہاری اطاعت کریں تو ان کے خلاف کسی کارروائی کی راہ نہ ڈھونڈو۔

(۴) هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ ۔ کہ عورتیں تمہارا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔ جس طرح لباس پردہ پوشی کرتا ہے، تمہارا بھی یہی طریق ہونا چاہیئے۔

(۵) وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً ۔ عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دیدو۔

(۶) اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۔ کہ انکو وہاں ٹھیراؤ جہاں تم ٹھیرو اپنی حیثیت کے مطابق، اور انکو ایذا نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔

(۷) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا ۔ کہ اے ایمان والو اپنے آپکو اور اپنے بیوی بچوں کو آگ سے بچاؤ۔ یعنی انہیں تعلیم و تربیت دے کر احکام شریعت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے واقف کرو۔ اور وعظ ونصیحت کر کے مواقع گناہ سے بچاؤ۔

(۸) وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا کہ اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دے اور اس پر استقلال رکھ۔

(۹) فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً کہ اگر متعدد بیویوں میں انصاف نہ کرسکنے کا خطرہ ہو تو صرف ایک بیوی کرو۔

احادیث:۔

(۱) خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ (متفق علیہ) تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے گھر والوں سے بہترین سلوک رکھتا ہے۔

(۲) وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلَعٍ (متفق علیہ) عورتوں کو نیکی کی نصائح کرتے رہو، کہ وہ فطری خلقت کے لحاظ سے کمزور ہیں۔

(۳) لَا تَضْرِبُوا إِمَاءَ اللّٰهِ۔ (ابوداؤد) اللہ کی لونڈیوں کو مت مارو۔

(۴) لَا يَجْلِدُ أَحَدُكُمُ امْرَأَتَهٗ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِي الْيَوْمِ (متفق علیہ) تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی کو غلاموں کی طرح کوڑے نہ مارے، کیونکہ پھر اسے طبعی جذبہ کے ماتحت ہم بستری کی ضرورت بھی ہوگی۔

(۵) وَلَا تَضْرِبِ الْوَجْهَ وَلَا تُقَبِّحْ وَلَا تَهْجُرْ إِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ (ابوداؤد) عورت کو چہرہ پر مت مار اور اسے یہ طعنہ بھی نہ دے کہ تیری شکل اچھی نہیں۔ اگر باہمی لڑائی جھگڑا ہو جائے تو گھر میں اسکی خواب گاہ سے علیحدہ کر دینے کے سوا اور کچھ نہ کر۔

(۶) رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ أَمَةٌ يَطَأُهَا فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَادِيْبَهَا وَعَلَّمَهَا وَأَحْسَنَ تَعْلِيْمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهٗ أَجْرَانِ (متفق علیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص کے پاس لونڈی ہو اور اسے علم پڑھائے اور اچھی تربیت کرے، پھر اسے آزاد کر کے اس سے نکاح کرے تو اس کے لئے دوگنا اجر ہے۔

(۷) إِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ أَوْ سَاقِطٌ (رواہ احمد والدارمی واصحاب السنن وابن حبان والحاکم واللفظ وقال علی شرط الشیخین۔ تلخیص الحبیر)۔ جب ایک شخص کی دو بیویاں ہوں اور ان میں انصاف نہ کرے تو قیامت کے دن وہ شخص خدا کے حضور ایسی حالت میں لایا جائے گا کہ اس کا آدھا دھڑ لڑھکا ہوا اور گرا ہوا ہوگا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے فرائض

(۱) اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ ۔ فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللّٰهُ ۔ کہ مرد عورتوں پر منتظم اور حاکم ہیں۔ پس نیک اور صالحہ بیویوں کا فرض ہے کہ ان کی فرمانبرداری میں خاوند کے پس پشت اس کے مال اور اس کی اولاد اور اس کے گھر کی نگہبانی اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔ کیونکہ یہ کمزور ہیں، خاوند کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انکی حفاظت کی ہے۔

(۲) لِتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۔ عورت کو چاہیئے کہ مرد کے لیئے آرام و سکون کا باعث بنے، اور اس سے محبت اور ہمدردی و رحمت کا سلوک رکھے۔ کیونکہ وہ اس مقصد کے لئے پیدا کی گئی ہیں

(۳) وَهُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ ۔ عورتوں کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ مردوں کے ساتھ بطور لباس کے رہیں۔ جیسا کہ لباس پردہ پوشی کرتا اور سردی گرمی سے بچاتا اور آرام و سکون بخشتا ہے اسی طرح چاہیئے کہ عورتیں بھی مردوں کے حق میں بنیں۔

(۴) وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ ۔ عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی زینت کا اظہار اپنے خاوندوں کے لیئے کریں۔

(۵) مُحْصَنٰتٍ غَيْرَ مُسٰفِحٰتٍ وَّلَا مُتَّخِذٰتِ اَخْدَانٍ ۔ عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی پاکدامنی خاوند کی حفاظت میں رہنے کے باعث سمجھیں، اور صرف شہوت رانی ان کا مقصد نہ ہو، اور نہ پوشیدہ طور پر کسی سے دوستی کرنا ان کے لئے جائز ہے کہ خاوند کی بجائے کسی اور سے محبت کریں

(۶) لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ ۔ کہ اگر تم نعمت کا شکریہ اور قدر کرو گی تو میں تمہیں ضرور ترقی دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گی تو میری طرف سے تمہیں شدید دکھ پہنچیگا۔

احادیث:۔

(۱) قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ النِّسَآءِ خَيْرٌ قَالَ الَّتِيْ تَسُرُّهٗ اِذَا نَظَرَ وَتُطِيْعُهٗ اِذَا اَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهَا بِمَا يَكْرَهُ (مشکوٰۃ بحوالہ نسائی شعب الایمان بیہقی) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، کونسی عورت اچھی ہے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا۔ وہ عورت جب اس کو خاوند دیکھے تو خوش ہو اور جب حکم دے تو اس کی اطاعت کرے، اور اسکی طبیعت کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرے، اور اسکی خلاف مرضی مال میں کوئی تصرف نہ کرے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۲) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَاَتَہٗ اِلٰی فِرَاشِہٖ فَاَبَتْ اَنْ تَجِیْئَ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْہَا الْمَلٰٓئِکَۃُ حَتّٰی تُصْبِحَ (متفق علیہ) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب مرد اپنے بستر پر عورت کو بلائے اور عورت آنے سے انکار کرے، تو تمام رات صبح تک اس پر ملائکہ لعنت کرتے ہیں۔ اس لئے کہ اسنے رات بھر اپنے خاوند کو ناراض رکھا۔ (۳) یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ فَاِنِّیْ اُرِیْتُکُنَّ اَکْثَرَ اَہْلِ النَّارِ۔ قُلْنَ لِمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ؟ قَالَ بِکُفْرِہِنَّ۔ قِیْلَ اَیَکْفُرْنَ بِاللّٰہِ؟ قَالَ یَکْفُرْنَ بِالْعَشِیْرِ وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ لَوْ اَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰہُنَّ الدَّہْرَ ثُمَّ رَاَتْ مِنْکَ شَیْئًا قَالَتْ مَا رَاَیْتُ مِنْکَ خَیْرًا قَطُّ۔ ایک موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے مخاطب ہو کر فرمایا، اے عورتوں کے گروہ! صدقہ کرو کہ میں نے آگ والوں کا حصہ اکثر تم ہی کو دیکھا ہے۔ انہوں نے عرض کیا، کیوں یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا، کفر کے باعث۔ کہا گیا، کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ آپ نے فرمایا، خاوند کی ناشکری اور احسان فراموشی کرتی ہیں۔ اور فرمایا بعض عورتوں کا تو یہ حال ہے کہ ایک لمبا زمانہ ان کے ساتھ احسان کرو پھر اگر کسی دن انکو کوئی امر نازیبا معلوم ہو، تو فوراً اپنے خاوند سے یہ کہہ اٹھیں گی کہ ہم نے تو تیرے نزدیک کبھی سکھ نہیں دیکھا۔

(۴) قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْاَۃَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِہَا (ترمذی) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ اگر میں کسی کو سجدہ کی اجازت دیتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے مردوں کو سجدہ کیں۔

کن کن رشتوں سے نکاح کرنا حرام ہے

وَلَا تَنْکِحُوْا مَا نَکَحَ اٰبَآؤُکُمْ مِّنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔ اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَّمَقْتًا وَسَآءَ سَبِیْلًا۔ حُرِّمَتْ عَلَیْکُمْ اُمَّہٰتُکُمْ وَبَنٰتُکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ وَعَمّٰتُکُمْ وَخٰلٰتُکُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّہٰتُکُمُ الّٰتِیْٓ اَرْضَعْنَکُمْ وَاَخَوٰتُکُمْ مِّنَ الرَّضَاعَۃِ وَاُمَّہٰتُ نِسَآئِکُمْ وَرَبَآئِبُکُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِکُمْ مِّنْ نِّسَآئِکُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِہِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَکُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِہِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِکُمُ الَّذِیْنَ مِنْ اَصْلَابِکُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَیْنَ الْاُخْتَیْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۔ وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

إِلَّا مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَأُحِلَّ لَكُم مَّا وَرَاءَ ذَٰلِكُمْ أَن تَبْتَغُوا بِأَمْوَالِكُم مُّحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ (نساء ع ۴) ان عورتوں سے نکاح نہ کرو جن سے تمہارے باپ دادوں نے نکاح کیا، مگر جو گذر چکا۔ کیونکہ یہ بےحیائی اور موجب ناراضگی ہے اور برا طریق ہے۔ حرام ہیں تم پر تمہاری مائیں، بیٹیاں، بہنیں، پھوپھیاں، خالائیں، بھتیجیاں، بھانجیاں، اور وہ مائیں جنہوں نے تمہیں دودھ پلایا، اور رضاعی بہنیں اور خوشدامنیں (ساسیں) اور پالی ہوئی لڑکیاں جو تمہاری حفاظت میں ہوں ان عورتوں کے پیٹ سے جن سے تم ہمبستری کر چکے ہو، اگر تم ان سے ہم صحبت نہیں ہوئے، تو ان کی لڑکیوں سے نکاح کرنے میں تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اور ان بیٹوں کی بیویاں جو تمہاری پشت سے ہوں، اور دو بہنوں کو اکٹھا نکاح میں لانا بھی حرام ہے۔ مگر جو گذر چکا اسے اللہ تعالیٰ معاف کر دے گا۔ یقیناً اللہ تو معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ اور وہ عورتیں بھی حرام ہیں جو دوسروں سے بیاہی ہوئی ہوں۔ سوائے ان کے جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یہ قانون الٰہی تم پر فرض ہے۔ اس کے سوا باقی تمہارے لئے حلال ہیں، بشرطیکہ تم مہر کے ذریعہ انہیں چاہو، نکاح کی غرض سے نہ شہوت رانی کی نیت سے۔

(نوٹ) ماؤں میں نانیاں، دادیاں۔ اور بیٹیوں میں پوتیاں، نواسیاں (دوہتیاں) بھی باجماع امت شامل ہیں۔ اور حدیث میں ہے:-

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُجْمَعُ بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَعَمَّتِہَا وَلَا بَیْنَ الْمَرْأَۃِ وَخَالَتِہَا (متفق علیہ) فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بھتیجی اور پھوپھی کا اور بھانجی اور خالہ کا بھی اکٹھا نکاح میں لانا منع آیا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعَۃِ مَا یَحْرُمُ مِنَ الْوِلَادَۃِ۔ (بخاری) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رضاع سے بھی تمام وہ رشتے حرام[1] ہو جاتے ہیں جو

---

۱ یعنی دودھ پینے والے پر تمام رشتے حرام ہو جاتے ہیں، اور دوسری طرف یعنی دودھ پلانے والی رضاعی ماں پر لڑکی کا شوہر اور رضاعی باپ پر لڑکے کی بیوی، اور ان دونوں پر دونوں کی اولاد حرام ہے۔ سہولت کی خاطر یہ شعر یاد کر لیا جاوے ؎

از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند ÷ از جانب شیرخوار زوجان و فروع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسب کی رو سے حرام ہیں۔

جن عورتوں کا نکاح میں جمع ہونا جائز نہیں۔ اس کے لئے یہ قاعدہ سمجھ لینا چاہیئے، کہ جن عورتوں میں ایسا رشتہ ہو کہ اگر ان میں سے ایک کو مرد فرض کر لیا جائے، تو ان دونوں کا آپس میں نکاح نہ ہو سکتا ہو۔ ایسی دو عورتیں ایک مرد کے نکاح میں اکٹھی نہیں ہو سکتیں۔ البتہ ان میں سے ایک عورت جو نکاح میں تھی مر جائے یا طلاق مل جائے، اور عدت گذر جائے، تو دوسری عورت کا نکاح درست ہوگا۔

ولایت نکاح ولی اس سرپرست کو کہتے ہیں جسے نابالغ لڑکے لڑکی اور بالغ عورت کے نکاح کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ وہ حسب ذیل عصبے ہیں (عصبہ اُس رشتہ کو کہتے ہیں جو باپ کے واسطہ سے ہو) باپ۱، دادا۲، بھائی۳، چچا۴، بیٹا۵ اور انکی اولاد۔

ولی ہمیشہ مرد ہوتا ہے، عورتیں ولی نہیں ہو سکتیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تُزَوِّجُ الْمَرْأَۃُ الْمَرْأَۃَ (ابن ماجہ دار قطنی) عورت عورت کا نکاح نہیں پڑھا سکتی۔

اگر ولی نہ ہو تو پھر حکومت ولی ہوتی ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ (ابوداؤد ترمذی)

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"شریعت اسلامیہ کا قاعدہ ہے کہ جس عورت کا کوئی ولی نہ ہو اس کی ولایت حکومت کے ذمہ ہوتی ہے۔ حکومت خواہ سیاسی ہو خواہ دینی، اس کا فرض ہے کہ وہ اس لڑکی کی جس کا کوئی مرد ولی نہیں ولی بنے۔ ہاں لڑکی کی والدہ سے مشورہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ دیگر رشتہ داروں سے بھی مشورہ کرے، مگر آخری فیصلہ حکومت کے ہاتھ میں ہے اور اس کا حق ہے کہ جہاں اس کی والدہ یا دیگر رشتہ دار پسند کرتے ہیں، اگر اسے اس میں کوئی غلطی نظر آئے، یا لڑکے میں کسی قسم کا عیب دیکھے تو انکار کر دے اور ان کے مشورہ کو رد کر دے۔ شریعت نے مرد کو اس لئے ولی ٹھہرایا ہے کہ وہ عورت کی

(بقیہ حاشیہ) اردو میں یہ دو شعر ہیں ؎

دودھ والوں کے سارے رشتہ دار ۔۔۔ بچے کے خویش ہیں رکھو تم یاد
لیکن ان پر حرام ہیں اس کے ۔۔۔ صرف زوجین اور سب اولاد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسبت مرد کے حالات اور جذبات کو زیادہ عمدگی سے دیکھ سکتا ہے۔ وہ دیکھ سکتا ہے کہ آیا یہ مرد دھوکہ بازی تو نہیں کرے گا، یا اس میں کسی قسم کا عیب تو نہیں۔ اس قسم کے حالات معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ مرد ہی ولی ہو۔ مرد کی نسبت عورت ناواقف ہوتی ہے۔" (خطبات النکاح صفحہ ۲۸۱ ج ۲)۔

ایک غلطی کا ازالہ

عام طور پر غلطی سے لوگ سمجھتے ہیں کہ بالغ عورت اپنے نکاح میں خود مختار ہے، اسے ولی کی ضرورت نہیں۔ یہ سخت غلطی ہے جس کا ازالہ نہایت ضروری ہے۔ ایسا خیال اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

اَیُّمَا امْرَاَۃٍ نَکَحَتْ نَفْسَھَا بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ (مشکوۃ بحوالہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی) کہ جس عورت نے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ارشاد فرماتے ہیں :-

"بہرحال ہماری شریعت میں ولی مرد کو ہی ٹھیرایا گیا ہے۔ چنانچہ حدیثوں میں آتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت نکاح کرانے کے لئے آئی، تو آپ نے اس کے لڑکے کو جس کی عمر غالباً دس گیارہ سال تھی ولی بنایا۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ولی مرد ہی ہوتے ہیں۔ اُس عورت کا چونکہ اور کوئی مرد ولی نہیں تھا، اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکے سے دریافت کرنا ضروری سمجھا۔" (خطبات النکاح صفحہ ۲۸۱ ج ۲)۔

نیز حضور نے اس موضوع پر ایک خاص خطبہ دیا، جس میں حضور نے ارشاد فرمایا :-

"اسلام کی تعلیم یہ ہے۔ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ۔ ولی کی رضامندی کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہو سکتا۔ اول ولی جو شریعت نے مقرر کیا ہے باپ ہے، باپ نہ ہو تو پھر بھائی ولی ہیں اور اگر بھائی نہ ہوں تو چچے ولی ہیں۔ غرض قریب اور بعید کے جدی رشتے ایک دوسرے کے بعد ولی ہوتے جاتے ہیں۔ اور اگر کسی لڑکی کا باپ موجود ہو تو اس کی اجازت کے بغیر سوائے مذہبی تباین اور پھر قضا کی اجازت کے بغیر ہرگز نکاح جائز نہیں...... ہاں اگر کوئی بھی جدی رشتہ دار موجود نہ ہوں، تو قاضی یا عدالت کی اجازت سے اُس لڑکی کا نکاح ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کے بغیر جو نکاح ہو، اگر مسلمان نے کیا ہو تو اس کا نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام نے نکاح نہیں بلکہ اُدھالا دکھا ہے۔ اس قسم کے واقعات بعض دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں بھی ہوئے۔ چنانچہ ایک دفعہ ایک لڑکی نے جو جوان تھی ایک شخص سے شادی کی خواہش کی، مگر اس کے باپ نے نہ مانا۔ وہ دونوں نکل چلے گئے، اور جاکر کسی مُلانے سے نکاح پڑھا لیا، اور کہنا شروع کر دیا کہ انکی شادی ہو گئی ہے، پھر وہ قادیان آ گئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو معلوم ہوا، تو آپ نے ان دونوں کو قادیان سے نکال دیا۔ اور فرمایا کہ یہ شریعت کے خلاف فعل ہے۔" (الفضل ۲ جولائی ۱۹۳۷ء)

مَا کَانَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدُّ فِی النِّکَاحِ بِغَیْرِ وَلِیٍّ مِنْ عَلِیِّ ابْنِ اَبِیْ طَالِبٍ کَانَ یَضْرِبُ فِیْہِ (کشف الغمۃ صفحہ ۹۹ ج ۲) کہ نکاح بغیر ولی کے بارہ میں اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سے حضرت علی رضؓ سے بڑھ کر کوئی سخت گیر نہیں تھا۔ چنانچہ حضرت علیؓ اس کے مرتکب کو خوب پٹواتے تھے۔

اور حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ایک عورت نے اپنا اختیار ایک ایسے شخص کو دیکر جو ولی نہیں تھا نکاح کرا لیا۔ حضرت عمرؓ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو آپ نے ناکح اور منکوحہ کو کوڑے لگوائے، اور ان کا نکاح رد کر دیا۔ (کشف الغمۃ صفحہ ۹۹ ج ۲)۔

کفو کا مسئلہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اسلام نے فضیلت کا معیار نیکی اور تقویٰ قرار دیا ہے۔ قبائلی اور خاندانی امتیازات صرف تمدنی ضروریات اور خصائل قومی کے تعارف کی خاطر ہیں۔ قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ۔ (حجرات پ ۲۶)

اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد و عورت سے پیدا کیا، اور ہم نے تم کو کنبوں اور قبیلوں میں تقسیم کر دیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ یقیناً تم میں سے زیادہ معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور باخبر ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی پھوپھی زاد بہن حضرت زینبؓ کا نکاح اپنے آزاد کردہ غلام زیدؓ کے ساتھ کر کے اس غرور قومی کی جڑ کو کاٹ دیا۔ اور فرمایا۔ لَیْسَ لِلْعَرَبِیِّ فَضْلٌ عَلَی الْعَجَمِیِّ وَلَا لِلْعَجَمِیِّ فَضْلٌ عَلَی الْعَرَبِیِّ کُلُّکُمْ اَبْنَآءُ اٰدَمَ وَاٰدَمُ مِنْ تُرَابٍ۔ (عقد الفرید خطبہ نبوی) عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت نہیں۔ تم سب آدم کی اولاد ہو، اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آدم مٹی سے تھے۔ اور فرمایا۔ اِذَا خَطَبَ اِلَیْکُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِیْنَہٗ وَخُلُقَہٗ فَزَوِّجُوْہُ اِلَّا تَفْعَلُوْہُ تَکُنْ فِتْنَۃٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِیْضٌ (ترمذی) اگر تمہیں ایسے شخص کی طرف سے پیغام نکاح پہنچے جس کی دینی اور اخلاقی حالت پر تمہیں اطمینان ہو تو اس کے ساتھ ضرور رشتہ کر دو۔ اگر ایسا نہیں کرو گے تو ملک میں بہت ہی فتنہ و فساد برپا ہوگا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک بد رسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریقہ ہے جو احکام شریعت کے بالکل خلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں یہ بات دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔

اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے"
(فتاویٰ مسیح موعود علیہ السلام ص ۱۴۵)۔

طلاق

طلاق اس قید کے اٹھا دینے کا نام ہے جو شرعاً نکاح کے طریقہ سے قائم ہوئی تھی۔ نکاح کا مقصد تو یہ ہے کہ میاں بیوی اس پاک معاہدہ کی شرائط کے ماتحت محبت و آرام سے زندگی بسر کریں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :۔

"چاہیئے کہ اپنی عورتوں سے انسان کا دوستانہ طریق اور تعلق ہو۔ اصل میں انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان سے اس کے تعلقات اچھے نہیں تو پھر خدا سے کس طرح ممکن ہے کہ صلح ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی اپنی بیوی سے اچھا سلوک کرنے والا ہی تم میں سے بہترین ہے۔

درحقیقت نکاح مرد عورت کا باہمی ایک معاہدہ ہے۔ پس کوشش کرو کہ اپنے معاہدہ میں دغاباز نہ ٹھیرو۔ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :۔ وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ۔ یعنی اپنی بیویوں کے ساتھ نیک سلوک کے ساتھ زندگی بسر کرو۔ اور حدیث

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں ہے۔ خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ یعنی تم میں سے اچھا وہی ہے جو اپنی بیوی سے اچھا ہے۔ سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کرو۔ ان کے لئے دعا کرتے رہو۔ اور طلاق سے پرہیز کرو۔ کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے۔ جس کو خدا نے جوڑا ہے اس کو ایک گندے برتن کی طرح مت توڑو۔" (فتاوٰی مسیح موعود ص۱۶۰ و ص۱۶۱)۔

پس جہاں تک ہو سکے مردوں کو اخلاق دکھا کر عورتوں کو گرویدہ کرنا چاہیے، اور یہی نکاح کا مقصد ہے۔ لیکن اگر بد قسمتی سے تعلقات باہمی میں کشیدگی ہو جائے تب بھی مرد کو طلاق دینے میں جلدی نہیں کرنی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰہِ الطَّلَاقُ (ابن داؤد و ابن ماجہ) یعنی حلال چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز خدا کے نزدیک طلاق ہے۔ اور فرمایا لَا تُطَلِّقُوْا فَاِنَّ الطَّلَاقَ یَھْتَزُّ مِنْہُ الْعَرْشُ (کنز العمال ص۱۹۲ ج۲) طلاق مت دو کہ اس سے عرش الٰہی کانپ اٹھتا ہے۔ اور عورتوں کے متعلق فرمایا۔ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ سَاَلَتْ زَوْجَھَا طَلَاقًا فِیْ غَیْرِ مَا بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْھَا رَائِحَۃُ الْجَنَّۃِ (مشکوۃ بحوالہ احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجہ والدارمی) یعنی جو عورت اپنے خاوند سے کسی خاص ضرورت کے بغیر طلاق لینا چاہے تو وہ بہشت کی خوشبو تک سے محروم رہیگی۔

پس جہاں تک ہو سکے اس سے احتراز کیا جائے، اور معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کیجائے۔ بیوی کو محبت و پیار سے سمجھایا جائے۔ پند و نصائح کر کے انجام سے آگاہ کرایا جائے۔ اگر اس سے اصلاح نہ ہو سکے تو بیوی سے تعلقات زناشوئی ترک کر کے اس ذریعہ سے اپنی ناراضگی کا اظہار کیا جائے۔ اگر اس سے بھی اصلاح نہ ہو تو پھر مناسب حال سرزنش کے ذریعہ اصلاح کی جائے۔ اگر اس حد تک بھی معاملہ درست نہ ہو تو چاہیئے کہ مرد کے خاندان اور بیوی کے خاندان میں سے چند با اثر آدمی درمیان میں پڑ کر صلح و صفائی کی کوشش کریں۔ اس پر بھی اگر صلح نہ ہو سکے تو اب مجبوراً طلاق کی اجازت ہے۔ چنانچہ ارشاد الٰہی ہے:-

وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَھُنَّ فَعِظُوْھُنَّ وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ فَاِنْ اَطَعْنَکُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَیْھِنَّ سَبِیْلًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیًّا کَبِیْرًا ۔ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ بَیْنِھِمَا فَابْعَثُوْا حَکَمًا مِّنْ اَھْلِہٖ وَحَکَمًا مِّنْ اَھْلِھَا ۚ اِنْ یُّرِیْدَآ اِصْلَاحًا یُّوَفِّقِ اللّٰہُ بَیْنَھُمَا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلِیْمًا خَبِیْرًا ۔ (نساء ع۶) وہ عورتیں جن کی سرکشی کا تمہیں ڈر ہو تو انکو وعظ کرو اور خوابگاہوں میں انکو الگ کر دو اور انکو مارو۔ پس اگر وہ تمہاری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلقاتِ زوجین

(جناب مولانا مولوی عبداللطیف صاحب بہاولپوری معلم المجاہدین)

مقصدِ نکاح

نکاح شرعی اصول کے ماتحت ایک پاکیزہ معاہدہ ہے۔ اس لئے اس میں اصول پاکیزگی اور تقوٰی کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اسلام نے نکاح شیطانی حملوں سے بچاؤ کا ذریعہ اور اسے حفاظتِ عصمت کا محفوظ قلعہ قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں نکاح کرنے والے کو مُحْصِنٌ یعنی قلعہ بند، اور منکوحہ عورت کو مُحْصَنَتٌ فرمایا گیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: نکاح سے انسان آدھا دین مکمل کر لیتا ہے۔ پس اسے چاہیئے، کہ بقیہ آدھے میں بھی تقوٰی اختیار کرے۔ (مشکوٰۃ بحوالہ شعب الایمان بیہقی)

اور فرمایا کہ انسان رشتہ کا انتخاب چار غرضوں کے ماتحت کرتا ہے، یا تو عورت کا دولت مال یا حُسن وجمال یا خاندان دیکھ کر یا دین کی خاطر۔ لیکن مومن کی غرض نکاح سے دینداری ہونی چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمیں قرآن کریم نے یہ تعلیم دی ہے، کہ پرہیزگار رہنے کی غرض سے نکاح کرو، اور اولاد صالح طلب کرنے کے لئے دعا کرو۔ جیسا کہ وہ اپنی پاک کلام میں فرماتا ہے مُحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ (الجزء ۶ ع ۵) یعنی چاہیئے کہ تمہارا نکاح اس نیت سے ہو کہ تا تم تقوٰی اور پرہیزگاری کے قلعہ میں داخل ہو جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ حیوانات کی طرح محض نطفہ نکالنا ہی تمہارا مطلب ہو۔ اور محصنین کے لفظ سے یہ بھی پایا جاتا ہے، کہ جو شادی نہیں کرتا، وہ نہ صرف روحانی آفات میں گرتا ہے، بلکہ جسمانی آفات میں بھی مبتلا ہو جاتا ہے۔ سو قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ شادی کے تین فائدے ہیں۔ ایک عفت اور پرہیزگاری دوسری حفظ صحت، تیسری اولاد۔

اور پھر ایک جگہ فرماتا ہے۔ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطاعت کریں تو ان کے خلاف اور کوئی تجویز نہ کرو۔ بیشک اللہ بلند و بالا ہے۔ اور اگر تم کو ان (دونوں میاں بیوی) میں باہمی دشمنی کا ڈر ہو تو ایک منصف مرد کے گھرانے سے اور ایک منصف عورت کے گھرانے سے مقرر کرو۔ اگر وہ دونوں اصلاح چاہیں گے تو اللہ تعالیٰ ان میں موافقت پیدا کرے گا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ بڑے علم والا اور بہتر واقف کار ہے۔

عورتوں کو مارنے کے متعلق جو ارشاد الٰہی ہے اس کی تشریح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوں فرماتے ہیں ضَرْبًا غَیْرَ مُبَرِّحٍ یعنی وہ معمولی سی ضرب ضربِ خفیف ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کی تفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے عورت کی اصلاح کے واسطے تین طریق فرمائے ہیں وہ بھی اس صورت میں جبکہ ان سے نشوز کا خوف ہو۔ وَالّٰتِیْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ (پ۵ ع۳) اول نصیحت کرنا، دوم خوابگاہ میں علیحدگی، سوم مارنا۔ اس میں مختلف طبائع اور مختلف قسم کے قصوروں کے لئے تین طریق اصلاح کے بتلائے گئے ہیں اور مارنا آخری صورت ہے جبکہ کسی صورت سے اصلاح نہ ہو سکے۔ اور در حقیقت سب سے بڑے جرم فحشاء اور بیحیائی پر ایسا کرنے کا حکم ہے۔ لیکن قرآن شریف نے ساتھ ہی یہ بھی حکم دیا ہے وَاتَّبِعُوْا اَحْسَنَ مَا اُنْزِلَ اِلَیْکُمْ مِّنْ رَّبِّکُمْ (پ۲۴ ع۳) تمہارے رب کی طرف سے جو کچھ نازل ہوا کہ یہ اجازت ہے کہ اس میں سے جو سب سے بہتر بات ہو اس کی پیروی کرو۔ آپکو چاہیئے تھا کہ سب سے احسن امر فعظوہن کی پیروی کرتے اور وعظ و نصیحت سے کام لیتے۔ نہ کہ مارنے کے حکم کی طرف جلدی سے متوجہ ہو جاتے، جو خاص حالت کے لئے جائز ہو۔ نہ کہ اس لئے کہ انسان جوشِ نفس سے بے اختیار ہو کر اس پر عمل کرتے لگ جائے۔"

(روایات حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ الفضل ۱۱ مارچ ۱۹۴۱ء)

کن حالات میں طلاق دیجا سکتی ہے؟

(۱) جبکہ عورت خاوند کی اطاعت سے سرکش اور نافرمان ہو، جیسا کہ ارشاد بالا میں ذکر ہوا۔

(۲) عورت حریص دنیا ہو اور مرد کو اس کی حیثیت سے زائد مطالبے کر کے تنگ کرتی ہو۔ ارشاد ربانی ہے۔ یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا ۝ (احزاب ع۴ پ ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے نبی اپنی بیویوں سے کہدے اگر تم دنیوی زندگی اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں نفع دے کر تمہیں اچھی طرح رخصت کروں۔

(۳) عورت اخلاق باختہ یا بدزبان ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کی کہ میری عورت اجنبیوں کے تعلقات سے پرہیز نہیں کرتی۔ اور ایک شخص نے عرض کیا کہ میری بیوی بذّاء یعنی زبان دراز ہے۔ تو آپؐ نے ان دونوں کو طلاق دینے کا ارشاد فرمایا۔ (ابوداؤد)

(۴) اگر والدین کی طرف سے طلاق کا حکم ہو تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ انکی اطاعت کرنی چاہیئے۔ مگر اس میں تفصیل ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص نے استفسار کیا کہ میری والدہ میری بیوی سے ناراض ہے، اور مجھے طلاق کے واسطے حکم دیتی ہے۔ مگر مجھے بیوی سے کوئی رنجش نہیں۔ میرے لئے کیا حکم ہے؟ فرمایا:-

"والدہ کا بہت بڑا حق ہے اور اسکی اطاعت فرض۔ مگر پہلے یہ بات دریافت کرنی چاہیئے کہ آیا اس ناراضگی کی تہ میں کوئی اور بات تو نہیں جو خدا کے حکم کے بموجب والدہ کی ایسی اطاعت سے بری الذمہ کرتی ہو۔ مثلاً اگر والدہ اس سے کسی دینی وجہ سے ناراض ہو، یا نماز روزہ کی پابندی کی وجہ سے ایسا کرتی ہو، تو اس کا حکم ماننے اور اطاعت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر کوئی ایسا مشروع امر ممنوع نہیں ہے تو وہ خود واجب طلاق ہے۔" (فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۳۴)۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"عورت مرد کا معاملہ آپس میں جو ہوتا ہے، اس پر دوسرے کو کامل اطلاع نہیں ہوتی۔ بعض وقت ایسا بھی ہوتا ہے۔ کوئی فحش عیب عورت میں نہیں ہوتا۔ مگر تاہم مزاجوں کی ناموافقت ہوتی ہے جو کہ باہمی معاشرت کی مخل ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں مرد طلاق دے سکتا ہے۔" (فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۶۵)۔

طلاق مشروع کیونکر دیجا سکتی ہے

جب مجبوراً طلاق دینی پڑے تو ایسے وقت میں طلاق دیجائے۔ جبکہ عورت حیض سے پاک ہو، اور مرد نے اس طُہر میں عورت سے ہم بستری نہ کی ہو حیض کی حالت میں طلاق دینا منع ہے۔ نیز اس طُہر میں بھی جس میں عورت سے ہمبستری کی ہو طلاق دینا خلاف سنت ہے۔ اور اچھا یہ ہے کہ صرف ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلاق دیجاوے کیونکہ ایک یا دو طلاق تک مرد کو رجوع کرنے کا اختیار ہوتا ہے۔ تاکہ اگر دوران مدت میں حالات روبہ اصلاح ہوجائیں تو مرد رجوع کرسکے۔ اگر رجوع کا ارادہ نہ ہو تو احسن یہی ہے کہ صرف اسی ایک طلاق پر اکتفا کی جائے، یہانتک کہ عورت اپنی عِدّت گذار دے۔ لیکن اگر دوسری دفعہ طلاق دینا چاہے تو اگر عورت قابلِ حیض ہے، تو ایک حیض گذارنے کے بعد ورنہ ایک ماہ گذرنے کے بعد دوسری طلاق دے۔ دو طلاقوں تک اسے عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ لیکن جب دوسرے حیض گذرنے کے بعد تیسری طلاق دیدی جائے تو اب رجوع کرنے کا کوئی حق نہیں رہتا اور نہ ہی نئے نکاح سے اس بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ ہاں اگر عورت عدت گذارنے کے بعد کسی دوسری جگہ نکاح کرے[1]، اور بعد نکاح اور رخصتانہ کے دوسرے خاوند سے اسے طلاق ملجاوے یا اس خاوند کے فوت ہوجانے کے باعث عورت بیوہ ہوجائے تو اُسوقت وہ عورت پہلے خاوند سے نکاح کرسکتی ہے۔ اس بارہ میں ارشادات الٰہی ذیل ہیں:۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ ٱلنِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا۟ ٱلْعِدَّةَ، وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ رَبَّكُمْ، لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنۢ بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّآ أَن يَأْتِينَ بِفَٰحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ، وَتِلْكَ حُدُودُ ٱللَّهِ، وَمَن يَتَعَدَّ حُدُودَ ٱللَّهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُۥ، لَا تَدْرِى لَعَلَّ ٱللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَٰلِكَ أَمْرًا۔ فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ فَارِقُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ وَأَشْهِدُوا۟ ذَوَىْ عَدْلٍ مِّنكُمْ وَأَقِيمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ لِلَّهِ، (الطلاق پ۲۸)

---

[1] مگر یاد رہے کہ اس دوسرے خاوند سے نکاح کرنا صحیح نیت سے ہو کسی حیلہ کی غرض سے نہو۔ ایسے حیلہ کی غرض سے نکاح کرنے کرانے والے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لعنت کی ہے۔
لَعَنَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْمُحَلِّلَ والمحلل لہٗ (احمد ترمذی نسائی)

حضرتِ مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں اگر کوئی مطلقہ سے نکاح کرے تو نکاح تب درست ہوگا کہ جب واقعی طور پر اس کو اپنی جورو بنالے اور اگر دل میں یہ خیال ہو کہ وہ اس حیلہ کے لیے اسکو جورو بناتا ہے کہ تا اس کے طلاق کے بعد دوسرے پر حلال ہوجائے، تو ایسا نکاح ہرگز درست نہیں۔ اور ایسا نکاح کرنیوالا اس عورت سے زنا کرتا ہے۔ اور جو ایسے فعل کی ترغیب دے وہ اس سے زنا کرواتا ہے۔ .... قرآن اور صحیح بخاری اور مسلم اور دیگر احادیث صحیحہ کی رو سے حلالہ قطعی حرام ہے اور مرتکب اس کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اے نبی! (مسلمانوں سے کہدے) جب تم عورتوں کو طلاق دو تو تم ایسے وقت میں طلاق دو کہ وہ اپنی عدت گذار سکیں اور عدت کا خیال رکھو اور اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے۔ اور مطلقہ عورتوں کو گھروں سے نکالو، اور نہ ہی وہ خود نکلیں۔ سوائے اس صورت کے کہ کھلی بیحیائی کا ارتکاب کریں۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں۔ جو شخص اللہ کی حدوں کو توڑے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تجھے کیا معلوم، شاید اللہ تعالیٰ اس کے بعد کوئی اچھی صورت پیدا کردے۔ جب مطلقہ عورتیں اپنی عدت کے ختم ہونے کی میعاد کو پہنچیں تو تمہیں اختیار ہے کہ دستور کے مطابق انہیں روک لو یا احسن طریق سے انہیں جدا کردو۔ اور طلاق دیتے وقت دو معتبر شخصوں کو گواہ کرلو۔ اور اس گواہی کو خدا ہی کے لئے قائم رکھو۔

اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ، وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْــًٔا اِلَّاۤ اَنْ يَّخَافَاۤ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ، فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ، تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا ، وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْۢ بَعْدُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ ، فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَاۤ اَنْ يَّتَرَاجَعَاۤ اِنْ ظَنَّاۤ اَنْ يُّقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ، وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ يُبَيِّنُهَا لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ، وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ، (بقرہ ع ۲۹ پ ۲)

ایسی طلاق جس کے بعد مرد کو رجوع کا اختیار رہتا ہے، دو مرتبہ ہے۔ پھر یا تو دستور کے مطابق روکنا ہوگا یا احسن طریق سے رخصت کرنا ہوگا۔ اگر تم اس سے پہلے عورتوں کو کچھ دے چکے ہو تو لینا جائز نہیں سوائے اس صورت کے کہ میاں بیوی دونوں کو اس بات کا خطرہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ رکھ سکیں گے۔ اور جب تمہیں اللہ کی حدود قائم نہ رکھ سکنے کا ڈر ہو، تو میاں بیوی دونوں پر کوئی گناہ نہیں جبکہ بیوی اپنا نکاح چھوڑنے کے عوض میں لے دے، یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے مت بڑھو۔ جو اللہ کی حدود سے بڑھتے ہیں وہ ظالم ہیں۔ پھر اگر تیسری بار طلاق دے تو اس کے بعد

(بقیہ حاشیہ) زانی کی طرح مستوجب سزا ہے۔" (فتاوی مسیح موعود صفحہ ۱۶۹، ۱۷۰)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب مرد کو اس مطلقہ سے نکاح کرنا جائز نہیں، جبتک کہ وہ دوسرے خاوند سے نکاح کرے۔ پھر جب دوسرا خاوند طلاق دیدے تب ان پر کوئی گناہ نہیں کہ باہم رجوع کریں۔ بشرطیکہ ان کو یقین ہو کہ اللہ کی حدیں قائم رکھ سکیں گے۔ یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں وہ بیان کرتا ہے ان لوگوں کے لئے جو علم رکھتے ہیں۔ اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنے وقت مقررہ کو پہنچیں تو انکو دستور کے مطابق روکو یا مطابق دستور رخصت کرو، مگر تم ضرر رسانی کی غرض سے انہیں نہ روکو تاکہ ان پر زیادتی کرو جو اس کا مرتکب ہوگا، وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔

آیات مندرجہ بالا سے مسائلِ ذیل مستنبط ہوتے ہیں۔

(۱) طلاق طہر میں دیجائے جبکہ عورتیں اپنی عدت (جو تین حیض ہے) پوری کر سکیں۔

(۲) طلاق کے بعد عدت گذارنے تک عورتوں کو گھروں میں رکھا جائے، انہیں نکالا نہ جائے۔ سوائے اس حالت کے کہ کسی امر فاحشہ میں مبتلا ہو۔

(۳) دورانِ عدت میں مرد کو اختیار ہے چاہے عورت کو روک رکھے اور چاہے رخصت کر دے۔

(۴) طلاق دو گواہوں کے روبرو ہو اور ان گواہوں کا فرض ہے کہ بوقت ضرورت سچی شہادت ادا کریں۔

(۵) دو طلاقوں تک مرد کو بیوی کے روکنے کا حق ہے۔

(۶) دو طلاق تک بیوی کو اپنے پاس رکھنے کا حق مرد کو صرف اس وقت ہے جبکہ صحیح نیت سے رکھتا ہو۔ نقصان پہنچانا اور ظلم کا تختۂ مشق بنانا مقصود نہ ہو۔

(۷) طلاق سے پہلے اگر مہر بیوی کو ادا کیا جا چکا ہو، تو بعد طلاق مرد اس کے لینے کا مستحق نہیں سوائے اس صورت کے جبکہ عورت کی طرف سے خلع کی درخواست ہو۔

(۸) تیسری طلاق کے بعد مطلقہ اس وقت تک جائز نہیں جبتک کہ دوسری جگہ نکاح کرنے کے بعد وہاں سے طلاق حاصل کر کے عدت گذار چکی ہو۔

طلاق بدعی یا غیر مشروع

اوپر بتایا جا چکا ہے کہ طلاق مشروع وہ ہے جبکہ ایک وقت میں ایک طلاق دیجائے اور عورت حیض سے پاک ہو۔ اس کے خلاف ہو تو وہ طلاق بدعی یا غیر مشروع کہلاتی ہے۔ مثلاً ایک وقت میں تین طلاقیں اکٹھی دیجائیں یا بحالت حیض عورت کو طلاق دیجائے یہ دونوں ناجائز ہیں۔ اگر کوئی غلطی سے ایسا کر بیٹھے، تو حکم ہے کہ رجوع کرے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّہٗ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ وَھِیَ حَائِضٌ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَ عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیُمْسِکْھَا حَتّٰی تَطْھُرَ ثُمَّ تَحِیْضَ ثُمَّ تَطْھُرَ ثُمَّ اِنْ شَاءَ اَمْسَکَ بَعْدُ وَاِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ اَنْ یَّمَسَّ فَتِلْکَ الْعِدَّۃُ الَّتِیْ اَمَرَ اللّٰہُ اَنْ تُطَلَّقَ لَھَا النِّسَآءُ (متفق علیہ)

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ اس نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس بارے میں حکم دریافت کیا، تو آپ نے فرمایا کہ اسے کہو کہ رجوع کرلے۔ اور بیوی کو چھوڑ دے یہاں تک کہ حیض سے پاک ہو جائے۔ اور دوسرا حیض گذار کر پھر پاک ہو۔ اس کے بعد اگر چاہے تو بیوی کو روک لے، یا چاہے تو ملنے سے پہلے طلاق دیدے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔

وَفِیْ رِوَایَۃِ مُسْلِمٍ مُرْہُ فَلْیُرَاجِعْھَا ثُمَّ لِیُرَاجِعْھَا طَاھِرًا عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ قَالَ اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَاَتَہٗ ثَلَاثَ تَطْلِیْقَاتٍ فَقَامَ غَضْبَانَ ثُمَّ قَالَ اَیُلْعَبُ بِکِتَابِ اللّٰہِ تَعَالٰی وَاَنَا بَیْنَ اَظْھُرِکُمْ حَتّٰی قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا اَقْتُلُہٗ؟ (رواہ نسائی وروایۃ موقوف) اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ طہر میں یعنی جبکہ عورت حیض سے پاک ہو اس سے رجوع کرے محمود بن لبید سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک شخص کے متعلق اطلاع ملی، کہ اس نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں اکٹھی دی ہیں۔ یہ خبر سنکر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غصہ کی حالت میں کھڑے ہو گئے۔ اور فرمایا، کیا یہ شخص میری موجودگی میں کتاب اللہ سے کھیلتا ہے۔ اس موقعہ پر ایک شخص نے اٹھ کر عرض کیا یا رسول اللہؐ! کیا میں اسے قتل نہ کردوں؟

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ طَلَّقَ اَبُوْ رُکَانَۃَ اُمَّ رُکَانَۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاجِعِ امْرَاَتَکَ فَقَالَ اِنِّیْ طَلَّقْتُھَا ثَلَاثًا قَالَ قَدْ عَلِمْتُ رَاجِعْھَا (رواہ ابوداؤد) وَفِیْ لَفْظِ اَحْمَدَ طَلَّقَ رُکَانَۃُ امْرَاَتَہٗ فِیْ مَجْلِسٍ وَاحِدٍ ثَلَاثًا فَحَزِنَ عَلَیْھَا فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِنَّھَا وَاحِدَۃٌ (رواہ الامام)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍؓ قَالَ کَانَ الطَّلَاقُ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَسَنَتَیْنِ مِنْ خِلَافَۃِ عُمَرَؓ طَلَاقُ الثَّلَاثِ وَاحِدَۃً فَقَالَ عُمَرُ ابْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ النَّاسَ اسْتَعْجَلُوْا فِیْ اَمْرٍ کَانَتْ لَھُمْ فِیْہِ اَنَاۃٌ فَلَوْ اَمْضَیْنَاہُ عَلَیْھِمْ فَاَمْضَاہُ عَلَیْھِمْ۔ (رواہ مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ ابورکانہؓ نے اپنی بیوی کو طلاق دی۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک مجلس میں تین طلاقیں دیں۔ پھر نادم ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا۔ آپ نے فرمایا، اپنی بیوی سے رجوع کرلے۔ اس نے عرض کیا کہ میں تین طلاقیں دے چکا ہوں۔ آپ نے فرمایا، ہاں مجھے معلوم ہے۔ رجوع کرلے۔

ابن عباس رضؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں اور ابوبکرؓ کے زمانہ میں اور عمرؓ کی خلافت کے ابتدائی دو سالوں میں ایک وقت کی تین طلاقیں ایک طلاق سمجھی جاتی تھیں لیکن جب لوگوں میں یہ کثرت سے واردات ہونے لگیں، تو حضرت عمرؓ نے صحابہؓ کے روبرو معاملہ پیش کرکے کہا، کہ جس معاملہ میں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مہلت اور ڈھیل کا موقعہ دیا تھا، تاکہ اس بارے میں اپنے عواقب کو سوچ سمجھ لیں، لوگ اس میں جلدی کرنے لگ گئے۔ اب اگر ہم بھی ان پر تین طلاق والا حکم جاری کردیں تو بہتر ہے۔ پھر یہ حکم جاری کردیا۔ (مگر یاد رہے کہ یہ حکم سیاستًا تھا جو وقتی مصلحت کے وقت جاری کیا گیا۔) ورنہ اصل مسلک حضرت عمرؓ کا یہی تھا کہ ایک طلاق ہے۔ چنانچہ ترمذی میں ہے فَرُوِيَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ جَعَلَ وَاحِدَۃً۔

اور بعض روایات میں آیا ہے کہ حضرت عمرؓ نے اعلان کرا دیا کہ آئندہ جو شخص اپنی بیوی کو بیک وقت تین طلاق دے گا تو اسے دُرّے لگائے جائیں گے۔

بیک وقت تین طلاق کے بارے میں بہت کچھ روایات کا اختلاف بھی ہے، جس کی بناء پر فقہاء کے مسلک میں اختلافات[1] چلے آرہے تھے۔ ان اختلافات کا فیصلہ خدا تعالیٰ کے حکم و عدل حضرت امام مہدی و مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بایں ارشاد فرمایا:-

"اگر تین طلاق ایک ہی وقت میں دی گئی ہوں تو اس خاوند کو یہ فائدہ دیا گیا ہے کہ وہ عدت کے گذرنے کے بعد بھی نکاح کرسکتا ہے کیونکہ یہ طلاق ناجائز طلاق تھا، اور اللہ اور رسولؐ کے فرمان کے مطابق نہ دیا گیا تھا۔

---

[1] بعض فقہاء کے نزدیک تین طلاقیں واقع ہوجاتی ہیں، اور بعض کے نزدیک ایک بھی نہیں۔ پھر جو ایک کے قائل ہیں بعض ان میں بائنہ کے قائل ہیں اور بعض رجعی کے۔ جن کی تفصیل کا یہاں موقعہ نہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درصل قرآن شریف میں غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کو یہ امر نہایت ہی ناگوار ہے کہ پرانے تعلقات والے خاوند اور بیوی آپس کے تعلقات کو چھوڑ کر الگ الگ ہو جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے طلاق کے واسطے بڑے بڑے شرائط لگائے ہیں۔ وقفہ کے بعد تین طلاق کا دینا اور ان کا ایک ہی جگہ رہنا وغیرہ یہ امور سب اس واسطے ہیں کہ شاید کسی وقت ان کے دلی رنج دور ہو کر آپس میں صلح ہو جائے۔" (فتاویٰ مسیح موعودؑ صفحہ ۱۶۳ و ۱۶۴)

طلاق کے اقسام

نصوص بالا سے معلوم ہوا کہ شارع کے لحاظ سے طلاق کی تین قسمیں ہیں۔ رجعی، بائنہ، مغلظہ۔ (۱) رجعی وہ طلاق ہے جس کے بعد شوہر اگر چاہے تو جدائی کے ارادہ کو واپس لے سکتا ہے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ عورت کو صرف ایک طلاق یا دو طلاقیں دفعہ سے یا تین طلاقیں بیک وقت دیجائیں۔ ایسی عدت کے اندر بغیر نئے نکاح کے خاوند بیوی کو رکھ سکتا ہے۔

(۲) طلاق بائن۔ بائن کے معنے جدائی ڈال دینے والا۔ طلاق بائن وہ طلاق ہے جو مرد اور عورت میں بالکل جدائی ڈال دیتی ہے۔ اور مرد کو رجوع کا اختیار نہیں رہتا۔ البتہ نئے نکاح سے اسے رکھ سکتا ہے۔ اس کی مختلف صورتیں ہیں۔ صورت اول۔ ایک طلاق منکوحہ کو اُس وقت دیجائے، جبکہ ابھی اس کا رخصتانہ نہیں ہوا۔

صورت دوم۔ عورت اپنا مہر وغیرہ دے کر اس کے عوض خاوند سے طلاق لے لے یا خلع کرالے۔

صورت سوم۔ ایک یا دو طلاقیں رجعی دیجائیں۔ اور عدت کے اندر مرد رجوع نہ کرے، یہانتک کہ عدت کا زمانہ گذر جائے۔

صورت چہارم۔ مرد ایلاء کرے اور چار ماہ گذر جائیں اور اس مدت میں اسنے رجوع نہ کیا ہو۔

(۳) طلاق مغلظہ:۔ وہ طلاق ہے جبکہ تین طلاقیں وقفہ کے ساتھ کم از کم تین حیضوں کے بعد (اگر عورت حیض والی ہو) یا تین ماہ میں دیجائیں۔ اس صورت میں عورت نئے نکاح سے بھی نہیں رکھی جا سکتی۔ ہاں اگر وہ کسی دوسرے مرد سے نکاح کرے پھر اسے رخصتانہ کے بعد طلاق مل جائے یا اس کا خاوند مر جائے، تو عدت گذارنے کے بعد اب پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔ فَلَا تَحِلُّ لَهُ حَتّٰى تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهٗ اور حدیث میں ہے کہ جبتک اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسرے خاوند سے ہم بستر ہو کر جدائی نہ ہو تب تک پہلے خاوند کو جائز نہیں ہو سکتی۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا حَتّٰی تَذُوْقِیْ عُسَیْلَتَہٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَکِ (بخاری)

طلاق کون دے سکتا ہے؟

طلاق عاقل بالغ مرد دے سکتا ہے۔ نابالغ لڑکا، مجنون، مدہوش، نشے والا اگر طلاق دے تو یہ طلاق شمار نہیں ہو گی

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم رُفِعَ الْقَلَمُ عَنْ ثَلَاثَۃٍ عَنِ النَّائِمِ حَتّٰی یَسْتَیْقِظَ وَعَنِ الصَّغِیْرِ حَتّٰی یَکْبُرَ وَعَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰی یَعْقِلَ اَوْ یُفِیْقَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالاربعۃ الا الترمذی وصححہ الحاکم (بلوغ المرام)

نابالغ کی طرف سے اگر ضرورت ہو تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں یہ سوال پیش ہوا، تو حضور نے فرمایا کہ "دے سکتا ہے"۔ (فتاوی مسیح موعودؑ)۔

مسئلہ:۔ طلاق کے بعد عورت سے وہ مال جو اسے پہلے دیا جا چکا ہے واپس لینا جائز نہیں۔ سوائے اس صورت کے کہ عورت کی طرف سے طلاق کی خواہش ہو اور مہر واپس کر کے طلاق لے۔ ارشاد الٰہی ہے:۔

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّکَانَ زَوْجٍ وَّاٰتَیْتُمْ اِحْدٰھُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْہُ شَیْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَہٗ بُھْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا ۝ وَکَیْفَ تَاْخُذُوْنَہٗ وَقَدْ اَفْضٰی بَعْضُکُمْ اِلٰی بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ مِنْکُمْ مِّیْثَاقًا غَلِیْظًا ۝ (نساء ع ۳ پ ۴)

(ترجمہ) اگر تم ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہتے ہو۔ اور پہلی بیوی کو بے شمار مال دے چکے ہو تو اس سے واپس مت لو۔ کیا تم بہتان اور کھلے گناہ کے طور پر اس سے لینا چاہتے ہو؟ تم اس سے کس طرح لے سکتے ہو جبکہ ایک دوسرے سے فائدہ اٹھا چکے ہو۔ اور ان عورتوں نے تم سے پختہ عہد لیا تھا۔

وَلَا یَحِلُّ لَکُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّاۤ اٰتَیْتُمُوْھُنَّ شَیْئًا اِلَّاۤ اَنْ یَّخَافَاۤ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ ؕ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا یُقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰہِ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْھِمَا فِیْمَا افْتَدَتْ بِہٖ ؕ (بقرہ ع ۲۹ پ ۲) اور تمہیں یہ جائز نہیں کہ عورتوں سے کچھ بھی لو جو تم انہیں دے چکے ہو۔ ہاں اس صورت میں لے سکتے ہو کہ میاں بیوی دونوں ڈرتے ہوں کہ اللہ کی حدیں قائم نہیں رکھ سکیں گے۔ پس اگر تمہیں حدود اللہ قائم نہ رکھنے کا خوف ہو تو میاں بیوی کو کوئی گناہ نہیں۔ اگر بیوی خلع کرانے کے عوض خاوند کو مال دیدے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہنسی کھیل میں طلاق کا حکم

مسئلہ :- کھیل اور ہنسی میں اگر طلاق دیجائے تو بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ جِدُّھُنَّ جِدٌّ وَھَزْلُھُنَّ جِدٌّ اَلنِّکَاحُ وَالطَّلَاقُ وَالرَّجْعَۃُ۔ رَوَاہُ الْاَرْبَعَۃُ اِلَّا النَّسَائِیْ وصححہ الحاکم ..... وللحارث بن ابی طالب اسامۃ من حدیث عبادۃ بن الصامت رفعہ لا یجوز اللعب فی ثلاثٍ الطلاق والنکاح والعتاق فمن قالھن فقد وجبھن (بلوغ المرام) ترجمہ۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، تین مواقع ایسے ہیں جن میں صحیح رنگ میں یا ہنسی مذاق کے طور پر کہی ہوئی بات صحیح قرار پاتی ہے۔ وہ نکاح، طلاق اور رجوع کے موقعے ہیں۔ عبادہ بن صامت سے مرفوعاً روایت ہے کہ تین چیزوں میں کھیل جائز نہیں۔ طلاق، نکاح اور غلام کا آزاد کرنا۔ جو شخص یہ باتیں کہہ گزرتا ہے تو یقیناً واجب ہوجاتی ہیں۔

مسئلہ :- طلاق دینے کے بعد اگر رجوع کرنا چاہے تو گواہ بنانا چاہیئے۔ یہی صحابہ رض کا طرز عمل اور فتوی ہے۔

قَالَ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَیْنٍ رض اَشْھِدْ عَلٰی طَلَاقِھَا وَعَلٰی رَجْعَتِھَا (ابوداود) عمران بن حصین رض نے کہا کہ طلاق اور رجوع پر گواہ کرلینا چاہیئے۔

مسئلہ :- اگر طلاق کے بعد بیوی پھر اپنے خاوند کے ساتھ نکاح کرنا چاہے تو اس کے رشتہ داروں کو نہیں چاہیئے کہ اسے اس کام سے روکیں۔ وَبُعُوْلَتُھُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّھِنَّ فِیْ ذٰلِکَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا ط (بقرہ ع ۲۸ پ ۲) ان کے خاوند بہترین مستحق ہیں کہ عورتیں ان کے پاس واپس جائیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَھُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْھُنَّ اَنْ یَّنْکِحْنَ اَزْوَاجَھُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَیْنَھُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ط ذٰلِکَ یُوْعَظُ بِہٖ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکُمْ اَزْکٰی لَکُمْ وَاَطْھَرُ ط وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ہ (بقرہ ع ۲۹ پ ۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو ختم کرکے پہلے خاوندوں سے نکاح کرنا چاہیں تو انہیں مت روکو جب کہ وہ آپس میں راضی ہوکر دستور کے مطابق رہنا چاہتے ہوں۔ یہ نصیحت ارشاد ہے۔ اس سے وہ ہی شخص نصیحت حاصل کرسکتا ہے جو تم میں سے اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لئے صفائی اور پاکیزگی کا ذریعہ ہے، جس کے خوشگوار اثرات اور مفید نتائج کو اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ (الجزء ۱۸ سورۃ النور) یعنی جو لوگ نکاح کی طاقت نہ رکھیں جو پرہیزگار رہنے کا اصل ذریعہ ہے، تو ان کو چاہیئے کہ اور تدبیروں سے طلب عفت کریں۔ چنانچہ بخاری اور مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو نکاح کرنے پر قادر نہ ہو۔ اس کے پرہیزگار رہنے کے لئے یہ تدبیر ہے، کہ وہ روزہ رکھا کرے۔ اور حدیث یہ ہے۔ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهٗ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ (صحیح بخاری مسلم) یعنی اے جوانوں کے گروہ جو کوئی تم میں سے نکاح کی قدرت رکھتا ہو، تو چاہیئے کہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھوں کو خوب نیچا کر دیتا ہے، اور شرم کے اعضاء وغیرہ سے بچاتا ہے، ورنہ روزہ رکھو کہ وہ خصی کر دیتا ہے۔

اب ان آیات، حدیث اور بہت سی اور آیات سے ثابت ہے کہ نکاح سے شہوت رانی غرض نہیں، بلکہ بدخیالات اور بدنظری اور بدکاری سے اپنے تئیں بچانا اور نیز حفظ صحت بھی غرض ہے۔

اور پھر نکاح سے ایک اور غرض بھی ہے جس کی طرف قرآن کریم میں یعنی سورۃ الفرقان میں اشارہ ہے، اور وہ یہ ہے۔ وَالَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا۔ یعنی مومن وہ ہے جو یہ دعا کرتے ہیں، کہ اے ہمارے خدا ہمیں اپنی بیویوں کے بارے میں اور فرزندوں کے بارہ میں دل کی ٹھنڈک عطا کر۔ اور ایسا کر کہ ہماری بیویاں اور ہمارے فرزند نیک بخت ہوں، اور ہم ان کے پیش رو بنیں۔" (آریہ دھرم صفحہ ۲۲)

چونکہ نکاح کا معاملہ نہایت اہم ہے، اور انسان کے لئے آئندہ ترقی کا بیشتر مدار اسی پر ہے اس لئے اس معاملہ میں جلدی نہ کرنی چاہیئے، بلکہ اس میں بڑے غور و فکر اور خشیت اور دعاؤں کی ضرورت ہے، تا کہ انتخاب رشتہ ایسی جگہ ہو کہ اس کی رفیقۂ حیات رفیقۂ جنت ہو۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے۔ يَا اٰدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ۔ ابن آدم بھی آدم ہے، کیونکہ شاخ اصل سے جدا نہیں۔ اس لئے اگر انسان چاہتا ہے، کہ دنیا میں اس کا گھر بھی بیوی کے ساتھ جنت کا نمونہ ہو تو اس کے لئے اسے دعاؤں پر بہت زور دینا چاہیئے۔

نکاح سے پہلے استخارہ

مسنون ہے کہ نکاح سے پہلے استخارہ کیا جائے۔ استخارہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طلاق کا اختیار دوسرے کو دینا اگر کوئی شخص طلاق دینے کا اختیار اپنی بیوی کو یا کسی دوسرے شخص کو دیتا ہے۔ اگر وہ اسی مجلس میں طلاق دیدیں تو واقع ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

اِنَّ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ مَلَّکَ امْرَاَتَہٗ اَمْرَھَا ثُمَّ افْتَرَقَا مِنْ ذٰلِکَ الْمَجْلِسِ فَلَیْسَ لَہَا خِیَارٌ وَاَمْرُھَا اِلٰی زَوْجِھَا۔ حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق کا اختیار دیدیا۔ پھر وہ اس مجلس سے جدا ہو گئے۔ مگر بیوی نے ابھی تک اپنے آپکو طلاق نہیں دی تو اب اس کو کوئی اختیار نہیں بلکہ اب معاملہ خاوند کے اختیار میں ہے۔

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍؓ قَالَ اِذَا مَلَّکَھَا اَمْرَھَا فَتَفَرَّقَا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ شَیْءٌ فَلَا اَمْرَ لَھَا (تخریج زیلعی بحوالہ مصنف عبدالرزاق و مصنف ابن ابی شیبہ) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جب خاوند نے بیوی کو اختیار دیا اور وہ دونوں فیصلہ سے پہلے اس مجلس سے جدا ہو گئے تو اب عورت کو کوئی اختیار نہیں۔

شرطی طلاق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں اس کے متعلق استفسار ہوا۔ تو حضور نے فرمایا کہ:۔

"اگر شرط ہو کہ فلاں بات ہو تو طلاق ہے۔ اور وہ بات ہو جائے تو پھر واقعی طلاق ہو جاتی ہے، جیسے کوئی شخص کہے کہ اگر فلاں پھل کھاؤں تو طلاق ہے اور پھر وہ پھل کھالے تو طلاق ہو جاتی ہے۔" (فتاوی مسیح موعود صـ۱۶۵)

نکاح سے پہلے شرطی طلاق دینا اگر کوئی شخص نکاح سے پہلے کسی عورت کے متعلق کہدے کہ اگر میں نے اس سے نکاح کیا تو اسے طلاق ہے تو اس صورت میں طلاق نہیں پڑیگی۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَؓ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ قَالَ یَوْمَ اَتَزَوَّجُ فُلَانَۃً فَھِیَ طَالِقٌ ثَلَاثًا فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا طَلَاقَ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ۔ وَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ عَمٌّ لِیْ اِعْمَلْ لِیْ عَمَلًا حَتّٰی اُزَوِّجَکَ بِنْتِیْ فَقُلْتُ اِنْ تَزَوَّجْتُھَا فَھِیَ طَالِقٌ ثُمَّ بَدَا لِیْ اَنْ اَتَزَوَّجَھَا فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تَزَوَّجْھَا فَاِنَّہٗ لَا طَلَاقَ اِلَّا بَعْدَ النِّکَاحِ۔ (سنن الدارقطنی)

(ترجمہ) عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا گیا کہ ایک شخص نے یہ الفاظ کہے کہ جس دن میں فلاں عورت سے نکاح کروں تو اسے تین طلاقیں ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کا انسان کا مالک نہیں اس کی طلاق نہیں۔ اور ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے کہا کہ تو میرے پاس کام کیا کر میں تجھ سے اپنی بیٹی کا نکاح کر دوں گا۔ میں نے کہا، اگر میں نے اس سے نکاح کیا تو اسے طلاق ہے۔ پھر مجھے خیال آیا کہ اس سے نکاح کر لوں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا۔ آپ نے فرمایا کہ نکاح کر لے، کیونکہ طلاق تو نکاح کے بعد ہی ہوتی ہے۔

عدت کے مسائل

وَالْمُطَلَّقٰتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ اَنْ يَّكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِيْٓ اَرْحَامِهِنَّ اِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْٓا اِصْلَاحًا (بقرہ ع ۲۸ پ ۲) ترجمہ۔ اور مطلقہ عورتیں اپنے آپکو تین حیض تک روکیں اور انکو یہ جائز نہیں کہ جو کچھ اللہ نے ان کے رحموں میں پیدا کیا ہے اسے چھپائیں۔ اگر اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ اور ان کے خاوند واپسی کے لئے زیادہ مستحق ہیں اگر وہ اصلاح کا ارادہ رکھتے ہوں۔

وَالّٰٓـِٔيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّالّٰٓـِٔيْ لَمْ يَحِضْنَ ؕ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ يُسْرًا ۝ (الطلاق) اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں یا جنہیں حیض نہیں آتا۔ انکی عدت تین مہینے ہے اور حاملہ عورتوں کی عدت بچہ جننے تک ہے۔ اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اس کا کام آسان کر دیتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا يَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا ۚ فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا فَعَلْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ (بقرہ ع ۲۹) تم میں سے جو لوگ وفات پا کر بیویاں چھوڑ جائیں تو ان بیویوں کو چار مہینے دس دن تک انتظار کرنی چاہیئے۔ پھر جب وہ اپنی میعاد گذار چکیں، اور پھر اپنی مرضی سے دستور کے مطابق کہیں نکاح کرنا چاہیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسے دیکھتا ہے جو تم کرتے ہو۔

نصوص بالا سے معلوم ہوا کہ عدت کے چار اقسام ہیں:۔

(۱) تین حیض ان مطلقات کے لئے جنہیں حیض آتا ہو۔

(۲) تین ماہ ان مطلقات کے لئے جنہیں بوجہ بیماری یا بڑی عمر ہونے کے حیض نہیں آتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا ابھی حیض آنے کی عمر کو نہیں پہنچیں۔

(۳) چار ماہ دس دن ان غیر حاملہ عورتوں کے لئے جن کے خاوند فوت ہو گئے۔

(۴) وضع حمل حاملہ عورتوں کے لئے خواہ مطلقہ ہوں یا بیوہ۔

یہ چار قسمیں تو وہ ہیں جن کا قرآن میں ذکر ہے۔ عدت کی ایک پانچویں قسم بھی ہے جس کا ذکر حدیثوں میں ہے اور وہ خلع کی عدت ہے جو ایک حیض ہے۔

عدت والی عورت کے متعلق بقیہ احکام

وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا وَّصِيَّةً لِّاَزْوَاجِهِمْ مَّتَاعًا اِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ اِخْرَاجٍ ۚ فَاِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْ مَا فَعَلْنَ فِيْۤ اَنْفُسِهِنَّ مِنْ مَّعْرُوْفٍ ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ۝ (بقرہ ع ۳۱ پ ۲) اور جو لوگ وفات پا جائیں اور بیویاں چھوڑ جائیں انہیں چاہیئے کہ وفات سے پہلے اپنی بیویوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ انہیں ایک سال تک خرچ خوراک دیا جائے، اور گھر سے نہ نکالا جائے۔ پھر اگر وہ نکلیں اور . . . . . دستور کے مطابق کسی جگہ نکاح کر لیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اللہ تعالیٰ غالب اور حکیم ہے۔ اور مطلقہ عورتوں کو بھی دستور کے مطابق خرچ خوراک دیا جائے متقی لوگوں کا یہ فرض ہے۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ۝ لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ (طلاق پ ۲۸) ان مطلقہ عورتوں کو وہاں رہنے دو جہاں تم رہتے ہو اپنی حیثیت کے مطابق۔ اور انکو تنگ کرنے کی غرض سے تم انہیں نقصان نہ پہنچاؤ۔ اگر وہ حاملہ ہوں تو وضع حمل تک انہیں خرچ دو۔ پھر اگر وہ بچے کو دودھ پلائیں تو اس کی انہیں اجرت دو۔ اور دستور کے مطابق تم آپس میں فیصلہ کرو۔ اگر تم تنگدست ہو اور اجرت نہیں دے سکتے۔ تو دوسری عورت دودھ پلاسے۔ چاہیئے کہ امیر اپنے مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کی حیثیت سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا۔ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تنگی کے بعد آسائش کا موقعہ بہم پہنچا دے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوازِ تحریفِ بائبل میں چند باتیں

(جناب شیخ غلام مجتبیٰ صاحب)

(۲)

قارئین کرام سے یہ امر مخفی نہیں اور ہر خاص و عام کو جو قرآنی علوم سے دلچسپی رکھتا ہے، یہ معلوم ہے کہ قرآن مجید میں متعدد جگہ بصراحۃً اور بداہۃً خدا تعالیٰ نے تحریف بائبل کے متعلق آیات نازل کی ہیں، اور ڈاکٹر صاحب بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ مئی کے نیرنگ خیال میں رقمطراز ہیں کہ "تحریف کا دھوکہ جن آیات سے ہوا ہے وہ یہ ہیں:-

وَقَدْ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَ اللّٰهِ ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ٥ (بقرۃ) تحریف کے دو معنے ہیں۔ (۱) کسی لفظ کو مٹا کر اس کی جگہ دوسرا لفظ ڈال دینا۔ (۲) معنوں کو موڑ توڑ کر حسب مرضی بنا لینا۔ اب اس آیت کو غور سے دیکھئے تو واضح ہو جائے گا کہ یہاں تحریف معنوی مراد ہے، یعنی ایک فریق کلام الٰہی کو سننے سمجھنے کے بعد اس میں تحریف کر لیتا ہے، اور اپنی بددیانتی سے وہ اچھی طرح آگاہ ہوتا ہے۔ دیکھا آپ نے، تورات کو کلام الٰہی کہا گیا۔ اگر یہ محرف ہو کر کلام الٰہی بن چکی ہوتی، تو پھر اسے کلام خدا کیوں کہا جاتا؟"

ڈاکٹر صاحب کی اس تحریر میں دو باتیں قابل غور ہیں۔ (۱) یہ کہ انہوں نے صرف ایسی بات کا حوالہ دیا ہے جس سے تحریف معنوی مراد ہے۔ لیکن ان آیات کو جو صاف اور واضح طور سے اس امر پر شاہد ہیں کہ بائبل میں تحریف لفظی بھی راہ پکڑ چکی ہے۔ مثلاً يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ (مائدہ)۔ نیز فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ (بقرہ) وغیرہ آیاتِ فرقانیہ کو نظر انداز کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ یہ امر مسلّم ہے کہ تحریف کے ایک معنے یہ بھی ہیں کہ کسی لفظ کو مٹا کر اس کی جگہ دوسرا لفظ ڈال دینا۔ تو اس کی مثال آیات مندرجہ بالا سے بآسانی تمام دی جا سکتی ہے۔ دوسری بات

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں، کہ اگر توریت وغیرہ محرف و مبدل ہو چکی تھی تو اسے کلام خدا کیوں کہا گیا، بلکہ چاہیئے تھا کہ اسے کلام انسان کہا جاتا۔"

سو یاد رہے کہ زبان عربی کا قاعدہ ہے کہ اگر کسی مفعول پر دو فعل وارد ہوں۔ اور وہ فعل اول کے وارد ہونے کے بعد اپنی اصلی حالت کو کھو چکا ہو تو فعل ثانی کے وارد ہونے پر اسکی ضمیر ہو گی جو فعل اول کے وقوع ہونے کے وقت تھی۔ مثلاً بکر نے آکر کہا کہ قَتَلْتُ زَیْدًا ثُمَّ دَفَنْتُہٗ یعنی میں نے زید کو قتل کیا پھر اسے دفن کر دیا۔ اب دیکھئے مفعول جس پر فعل قتل واقع ہوا زید ہے۔ اور جب اس پر فعل اول کا اطلاق ہوا، یعنی جب اس نے زید کو قتل کیا تو وہ روح وجسم سے مرکب جیتا جاگتا انسان تھا۔ لیکن بعد از قتل اس کی روح جسم عنصری سے پرواز کر گئی۔ اور زید خاکی بدن کا ایک بے حس وحرکت کا ڈھانچہ رہ گیا۔ اور جب بکر نے اسے دفن کیا، یعنی زید پر فعل ثانی کا اطلاق ہوا تو ضمیر زید ہی کیطرف راجع ہے۔ حالانکہ زید کو اسحالت میں دفن کیا گیا، جبکہ وہ صرف ایک بے روح جسم تھا۔ اب غور کیجئے، فعل ثانی کے وقت اگرچہ ضمیر زید کی طرف ہی راجع ہے لیکن روح سے وہ خالی ہے۔ بعینہٖ تحریف کے متعلق مثال بیان کیجا سکتی ہے۔ یعنی اہل کتاب نے اگرچہ کلام خدا کو تحریف لفظی و معنوی دونوں طرح سے محرف و مبدل کر دیا ہے، لیکن عربی زبان کے قواعد کی رو سے پھر بھی وہ کلام خدا ہی کہلائیگی۔ حالانکہ اس میں حقیقۃً انسانی کلام کی آمیزش ہو چکی ہے۔ جیسے زید کو دفن کرتے وقت ضمیر زید کی طرف ہی راجع ہے۔ حالانکہ وہ قتل ہونے سے پہلے روح وجسم دونوں سے مرکب تھا۔ اور دفن ہوتے وقت صرف پوست واستخوان کا بے حس وحرکت ڈھانچہ۔

غرض زبان اور کلام کا عام قاعدہ ہے۔ اور اس کا ذکر کرتے ہوئے ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب عربی قواعد کا پاس رکھتے ہوئے اس امر سے اختلاف نہ کریں گے۔ نیز یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ تحریف سے پہلے وہ کلام اللہ ہی تھا۔

آگے چل کر ڈاکٹر صاحب نے یہ آیت درج کی ہے:۔

وَھٰذَا کِتٰبٌ اَنْزَلْنٰہُ مُبٰرَکٌ فَاتَّبِعُوْہُ وَاتَّقُوْا لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝ اَنْ تَقُوْلُوْٓا اِنَّمَآ اُنْزِلَ الْکِتٰبُ عَلٰی طَآئِفَتَیْنِ مِنْ قَبْلِنَا وَاِنْ کُنَّا عَنْ دِرَاسَتِھِمْ لَغٰفِلِیْنَ ۝ اَوْ تَقُوْلُوْا لَوْ اَنَّآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا الْکِتٰبُ لَکُنَّآ اَھْدٰی مِنْھُمْ ۚ فَقَدْ جَآءَکُمْ بَیِّنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَرَحْمَۃٌ ۚ فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَذَّبَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِاٰیٰتِ اللّٰہِ وَصَدَفَ عَنْھَا (انعام)

ترجمہ:۔ "یہ لو اہل عرب! ہم نے تم کو ایک مبارک کتاب عطا کی ہے، سو اس پر عمل کرو۔ اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہو۔ یہ کتاب اس لئے تمہیں دی ہے، کہ کہیں تم یہ عذر نہ تراشتے پھرو کہ اجی تورات وانجیل ہم سے پہلے دو گروہوں پر تو اُتری ہیں لیکن وہ ایسی زبان میں ہیں کہ ہم سمجھ نہیں سکتے۔ یا یہ نہ کہتے پھرو کہ اگر ہم پر بھی کوئی کتاب اترتی تو ہم یہود و نصاریٰ سے زیادہ نیک بنجاتے۔ پس تمہارے ان تمام عذروں کا خاتمہ کرنے کے لئے خدائی ہدایت رحمت اور حجت قرآن کا روپ لئے تمہارے پاس آگئی۔ اب جو شخص اس درس ہدایت سے احتراز کرے گا یا اسے جھٹلائے گا ہم اسے ظالم قرار دیں گے۔"

"اس آیت میں ایک بات خاص طور پر قابل توجہ ہے، کہ عربوں کو نئی کتاب اس لئے نہیں دی گئی تھی کہ تورات انجیل محرف ہو چکی تھیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ ایسی زبان (عبرانی) میں تھیں کہ عرب ان سے مستفید نہ ہو سکتے تھے۔ پھر اس وقت ان کتب کا کوئی عربی ترجمہ بھی تیار نہ ہوا تھا، اس لئے اللہ نے تورات وانجیل کی ہدایات انہیں عربی زبان میں دے دیں۔ اگر یہ کتابیں محرف ہو چکی ہوتیں تو اللہ تعالیٰ صاف کہہ دیتا۔ کہ ہم تمہیں نئی کتاب اس لئے دے رہے ہیں کہ پہلی بگڑ چکی تھیں۔"

الجواب:۔ قارئین کرام کو ڈاکٹر صاحب کے ظاہر پرست ہونے کا انکی مندرجہ بالا تحریر سے پتہ لگ گیا ہوگا۔ آپ نے اس آیت کے ذریعہ یہ ثابت کرنے کی بیجا کوشش کی ہے کہ قرآن مجید اس لئے نازل کیا گیا کہ عرب لوگ عبرانی سے بے بہرہ و ناواقف محض تھے۔ نہ اس لئے کہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی تھی۔ ہم ڈاکٹر صاحب سے مؤدبانہ سوال کرتے ہیں کہ کیا کسی زبان سے عدم واقفیت کی بناء پر ضرور اس کا ترجمہ خدا کی طرف سے ہی نازل ہونا چاہیئے۔ اس طرح تو ڈاکٹر صاحب کے اصل کے مطابق جسقدر دنیا میں زبانیں ہیں، اتنی ہی کتب سماویہ نازل ہونی چاہئیں۔ کیونکہ ان تمام زبانوں کو بولنے والوں کا اسی طرح حق ہے جس طرح بقول ڈاکٹر صاحب عربوں کا حق تھا، کہ اے خدا ہم ہدایت و راستی کو کس طرح پائیں، جبکہ ہماری زبان میں کوئی کتاب تو نے نازل نہیں کی، ہم ایمان و راستی کو اسی وقت حاصل کر سکتے ہیں، جبکہ تو ہم پر براہ راست کتاب نازل فرمائے۔ تب تو ڈاکٹر صاحب کے اس اصل کی بناء پر جسقدر دنیا میں موجودہ زبانیں ہیں، اتنی ہی کتب سماویہ موجود ہونی چاہئیں۔ لیکن ایں خیال است و محال است و جنوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سُنئے ڈاکٹر صاحب اِس آیت کا یہ مطلب ہے کہ چونکہ اہلِ کتاب (یہود و نصاریٰ) کسی تبلیغی مذہب کے پیروکار نہ تھے، اور جیسا کہ ہم قسط اول میں لکھ آئے ہیں۔ اسی بنا پر وہ اپنے مذہب کی اشاعت کھلے بندوں نہیں کرتے تھے، اور اپنے مذہب میں کسی غیر کو بھی داخل نہیں کرتے تھے۔ اور جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دعویٰ پیش کیا، اور کہا کہ میرے متعلق صحف گذشتہ میں پیشگوئیاں درج ہیں۔ انکو پڑھ کر مجھ پر ایمان لاؤ۔ جیسا کہ فرمایا فَاسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (النحل) یعنی اے لوگو اگر تم میرے دعوے سے ناواقف ہو تو میرے متعلق تم اہلِ کتاب سے دریافت کرو۔ جب حضور ؐ نے یہ فرمایا تو اس وقت لوگوں نے یہ عذر تراشا کہ ہم تو ان کتابوں سے ناواقف ہیں۔ نہ تو ان کو پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی انکی تعلیمات سے آگاہ ہیں، ہم آپ پر کس طرح ایمان لاویں؟ تو اس وقت خدا نے انکے عذر کو باطل کرنے کے لئے فرمایا، کہ ہم نے تم پر رحمت اور بینات کے ساتھ قرآن مجید نازل کیا ہے۔ اس کو پڑھ کر ہی تم ایمان سے مشرف ہو جاؤ۔

الغرض قرآن مجید اس لئے نازل نہیں کیا گیا کہ عرب لوگ عبرانی سے ناواقف تھے۔ بلکہ قرآن مجید کو اس لئے نازل کیا گیا کہ اہلِ عرب ان بینات سے آگاہ ہو جائیں جو کہ بائبل میں مندرج ہیں۔ کیونکہ اہلِ عرب ان پیشگوئیوں سے بوجہ اہلِ کتاب کے نہ بتانے کے ناواقف تھے۔ مختصر یہ کہ یہ آیت بائبل کے محرف و مبدل پر قطعاً کوئی روشنی نہیں ڈالتی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب نے اپنے بچاؤ کے لئے اس آیت کو ہی سپر بنالیا۔

پھر ڈاکٹر صاحب تحریر کرتے ہیں :-

"فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ اس آیت میں صرف کتاب کا لفظ قابلِ غور ہے۔ کتاب کے معنے عربی لغات میں یوں دئے ہوئے ہیں۔ الکتاب :- کُلّ مَا یُکْتَبُ۔ ہر وہ چیز جو لکھی جائے یعنی تحریر۔ یہاں کتاب سے تورات و انجیل مراد لینا تمام قرآن کو جھٹلانے لغات کو غلط ثابت کرنے کے مترادف ہے، تو آیت کی تفسیر یہ ہوگی۔ ہلاک ہوں وہ لوگ جو کوئی تحریر اپنے ہاتھ سے لکھ کر اسے خدا کی طرف منسوب کر دیتے ہیں۔ یہ کرتب مدعیانِ نبوت نے بارہا کی۔ اور ہمارے واضعین نے لاکھوں حدیثیں وضع کر کے خدا و رسول ہر دو پر اتہام لگائے ہیں۔ اور یہ آیت ایسے ہی لوگوں کے متعلق ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الجواب :- ڈاکٹر صاحب یہ صحیح ہے کہ کتاب اس کو کہتے ہیں جو لکھی جائے۔ لیکن یاد رہے کہ قرآن مجید میں کتاب کا لفظ الف لام کے ساتھ خاص کرتے کے لئے آیا ہے نہ کہ ہر ایک تحریر اس آیت سے مراد ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رہے کہ قرآن مجید کے محاورہ کے مطابق الکتاب کا لفظ ہر الہامی کتاب کے لئے استعمال کیا گیا ہے نہ کہ ہر تحریر کے لئے۔ مثلاً ذٰلِكَ الْكِتٰبُ (بقرہ) وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ ( ) اُمُّ الْكِتٰبِ (آل عمران) اور اسی طرح وارد ہے وَمِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ الْكِتٰبَ۔ الآیۃ وغیرہ (بقرہ) غرض الف لام کے ساتھ جو کتاب کا لفظ قرآن کریم میں جہاں کہیں بھی آیا ہے اس سے کوئی نہ کوئی الہامی کتاب مراد ہے۔ پس آیت کا صحیح ترجمہ یوں ہوگا، کہ ہلاک ہوں وہ لوگ جو بائبل میں اپنے ہاتھ سے تحریف کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہ تو خدا کی طرف سے ہے۔

خدارا ڈاکٹر صاحب ارشاد فرمایئے کہ اس آیت کا شان نزول کیا ہے، اور کیا اس آیت کے نزول کے وقت مدعیان نبوت اپنی تحریر کو خدا کی طرف منسوب کرتے تھے، اور کیا اس وقت احادیث جھوٹے طور پر لوگوں نے وضع کر لی تھیں؟ افسوس کہ ڈاکٹر صاحب حقیقت و اصلیت سے کس قدر دور جا کر اپنا سہارا ڈھونڈتے ہیں۔ قرآن مجید کے متعلق ایک اصول یاد رکھیئے، وہ یہ کہ اَلْقُرْاٰنُ عَامٌّ وَّاِنْ کَانَ سَبَبُ نُزُوْلِهٖ خَاصًّا یعنی قرآن کے معانی عام ہیں، لیکن اس کا نزول خاص ہے۔ مثلاً كُوْنُوْا قَوّٰامِيْنَ لِلّٰهِ بِالْقِسْطِ۔ دیکھئے ڈاکٹر صاحب جب یہ ہدایت نازل ہوئی تھی تو اس کے مخاطب صحابہؓ تھے لیکن اس آیت کا اطلاق قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے ہے۔ غرض اس آیت سے اس کا شان نزول واضح ہوتا ہے۔ اسی طرح الکتاب کا لفظ جو مذکورہ آیت میں وارد ہے، اس کا شان نزول تبھی صحیح طور پر متحقق ہو سکتا ہے جبکہ یہ مانا جاوے، کہ یہود و نصاریٰ اپنے ہاتھوں سے تحریف کر کے کتاب کو خدا کی طرف منسوب کرتے تھے۔ اور اس آیت کا اطلاق بھی قیامت تک ان لوگوں کے لئے ہو سکتا ہے جو اپنے ہاتھوں سے کتاب میں تحریف کر کے اس کو خدا کی طرف منسوب کریں۔ نہ بقول آپ کے کہ خدا نے آیت کو نازل تو کر دیا۔ لیکن یونہی بلا وجہ۔ حالانکہ خدا کا کوئی فعل حکمت سے معرا نہیں ہوتا۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے مضمون میں زیادہ زور اس بات پر دیا ہے، کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ صرف قرآن مجید پر ہی ایمان نہ لاویں بلکہ تورات و انجیل پر بھی ایمان لاویں۔ اور قرآن مجید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اس آیت کو پیش کیا ہے۔ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا وَمَآ اُنْزِلَ اِلٰٓی اِبْرٰھٖمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَمَآ اُوْتِیَ مُوْسٰی وَعِیْسٰی وَالنَّبِیُّوْنَ مِنْ رَّبِّھِمْ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْھُمْ (آل عمران) یہ صحیح ہے کہ اس آیت کے ذریعہ تمام انبیاء پر ایمان لانے اور ان پر جو کتب نازل ہوئی تھیں، انکی تصدیق کرنے کا حکم ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب یاد رہے کہ اس آیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں کو ملزم قرار دیا ہے۔ یعنی اے یہودیو! مسلمان تو ان تمام انبیاء اور کتب پر ایمان رکھتے ہیں جو کہ بنی اسرائیل میں سے ہوئے۔ لیکن تم پر بھی واجب ہے کہ قُوْلُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰہِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَیْنَا یعنی تم بھی کہو کہ ہم ایمان لائے خدا پر اور جو کچھ ہماری طرف (یعنی حضور رسول اللہ ؐ کی طرف) اتارا گیا۔

غرض اس آیت کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے یہودیوں پر حجت قائم کی ہے۔ کیونکہ وہ کہتے تھے نُؤْمِنُ بِمَآ اُنْزِلَ عَلَیْنَا وَیَکْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَہٗ (بقرہ) چنانچہ ان کے کفر کی تصریح یوں کی ہے۔ لَا تَکُوْنُوْٓا اَوَّلَ کَافِرٍ بِہٖ (بقرہ) اے اہل کتاب تم چونکہ نبیوں کی اولاد ہو اور تم پر امید تھی کہ تم بھی اس کتاب یعنی قرآن مجید کی تصدیق کرنے والے ہو سگے۔ اس لئے اوّلاً تم ہی اس کا انکار کرنے والے نہ بنو۔ الغرض اس آیت کے ہوتے ہوئے بھلا ہم بنی اسرائیل اور بائبل سے انکار کر سکتے ہیں۔

یاد رہے کہ تمام انبیاء پر بغیر کسی فرق کے ایمان لانا ہر مومن کا فرض ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک پر بھی ایمان نہ لائے، تو اس کے متعلق قرآن مجید کی یہ نص صریح ہے کہ وہ حقیقی کافر ہے۔ فرمایا۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یَکْفُرُوْنَ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیُرِیْدُوْنَ اَنْ یُّفَرِّقُوْا بَیْنَ اللّٰہِ وَرُسُلِہٖ وَیَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّنَکْفُرُ بِبَعْضٍ الآیۃ (نساء) غرض ہم حضرت آدم ؑ کے بعد جس قدر بھی انبیاء مبعوث ہوئے ہیں ان تمام پر بغیر کسی تفریق کے ایمان رکھتے ہیں۔ وَاللّٰہُ عَلٰی مَا نَقُوْلُ وَکِیْلٌ۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم موجودہ بائبل پر جو کہ انسانی دست برد کا شکار ہو کر اپنی اصلی حیثیت کھو چکی ہے، بعینہٖ اسی طرح ایمان لاویں جیسے کہ قرآن مجید پر جس کا ایک شعشہ تک بدلا نہیں ایمان لاتے ہیں۔

اس امر کا ثبوت کہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی ہے ہم آیندہ الفاظ میں علماء یہود و عیسائیت کے بیانات اس بات کے ثبوت میں درج کرتے ہیں، کہ بائبل واقعی محرف و مبدل ہو چکی ہے۔ قبل ازیں کہ ہم ان بیانات کو درج کریں، سب سے اول آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان واجب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاذعان درج کرتے ہیں۔ بعدہٗ خود بائبل کی گواہی بائبل کی تحریف پر درج کریں گے۔

حضرت عثمان رضؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے وَیْلٌ لَّھُمْ مِّمَّا یَکْسِبُوْنَ کی تفسیر فرماتے ہوئے فرمایا۔ وَھُوَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِی الْیَھُوْدِ لِاَنَّھُمْ حَرَّفُوا التَّوْرٰیۃَ وَازْدَادُوْا فِیْھَا مَا یُحِبُّوْنَ وَمَحَوْا مِنْھَا مَا یَکْرَھُوْنَ۔ یعنی وَیلٌ لَّہُم کی آیت خدا تعالیٰ نے یہود کے لئے نازل فرمائی ہے۔ کیونکہ انہوں نے تورات میں تحریف کی، اور جو ناپسند ہوا وہ نکال دیا اور جو اچھا لگا اسکو زائد کر دیا۔

تحریف بائبل پر بائبل کی شہادت

پہلا حوالہ :۔ "سرزمین ان کے نیچے جو اس پر بستے ہیں نجس ہوئی، کہ انہوں نے شریعتوں کو عدول کیا۔ قانون کو بدلا، عہد ابدی کو توڑا۔" (یسعیاہ باب ۲۴ آیت ۵)۔

ڈاکٹر صاحب غور فرمائیے کہ کسقدر واضح الفاظ میں بائبل نے گواہی دی کہ پیروان بائبل نے اگر شریعت کو پس پشت ڈالا تو ساتھ ہی عہد ابدی کو بھی خیرباد کہا، اور شریعت میں تغیر و تبدل کر دیا۔ کیا ایسے واضح ترین الفاظ کے ہوتے ہوئے یہ دعویٰ باطل کیا جا سکتا ہے کہ بائبل تو محرف و مبدل نہیں ہوئی۔

دوسرا حوالہ :۔ "پر خداوند کے بھاری پیغام کا ذکر تم کو کبھی نہ کرنا ہوگا کہ ہر ایک آدمی کا سخن اس کے لئے بھاری پیغام ہوگا۔ کیونکہ تم نے زندہ خدا رب الافواج ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے۔" (یرمیاہ باب ۲۳ آیت ۳۶)

ڈاکٹر صاحب غور فرمائیے کہ کیا حاملانِ بائبل نے کبھی بھی بائبل میں تغیر و تبدل نہیں کیا جبکہ خود بائبل یہ گواہی دیتی ہے کہ پیروان بائبل نے "ہمارے خدا کی باتوں کو بگاڑ ڈالا ہے"۔ تو ایسے حوالہ کی موجودگی میں ڈاکٹر صاحب کا یہ اصرار کہ بائبل محرف و مبدل نہیں ہوئی اہل کتاب کی بیجا حمایت نہیں تو کیا ہے؟

تیسرا حوالہ :۔ "تم کیونکر کہہ سکتے ہو کہ ہم تو عقل مند ہیں؟ یہوواہ کی دی ہوئی شریعت ہمارے پاس ہے۔ پھر ان کے شاستریوں (کاتبوں) نے اس کا جھوٹا بیان لکھ کر اس کو جھوٹا بنا دیا ہے۔ وے شرمندہ ہوئے، وے حیران ہوئے پکڑے گئے۔ دیکھو انہوں نے یہوواہ کے قول کو نکما جانا ہے۔ سو عقل ان میں کہاں رہی؟" (یرمیاہ باب ۸ آیت ۸ و ۹)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دو قسم کا ہوتا ہے، ایک استخارہ عام، یعنی قطع نظر کسی خاص شخصیت کے دعا کیجائے، کہ اے خدا میرے لئے ایسا جوڑا مہیا فرما جو دینی اور دنیوی لحاظ سے میرے لئے مناسب اور مفید ہو۔ دوسرا استخارہ خاص، یہ اس وقت کیا جائے جب خاص رشتے کے انتخاب کا موقعہ آئے اور نام لے کر استخارہ کیا جائے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"بعض لوگ پہلا استخارہ کر لیتے ہیں، مگر دوسرا نہیں کرتے۔ اور بعض دوسرا کرتے ہیں اور پہلا نہیں کرتے۔ چاہیئے کہ دونوں استخارے کئے جائیں۔" (خطبات النکاح ص۲۲۳ ج ۲)۔

استخارہ کا مسنون طریق یہ ہے، کہ انسان دو رکعت نماز پڑھے۔ اور تشہد میں یا سلام کے بعد، مگر پہلا افضل ہے، بایں الفاظ دعا کرے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ۔ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَقَدِّرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِهٖ ۔

اے اللہ! میں تجھ سے وہ بہتری چاہتا ہوں جو تیرے علم میں بہتر ہے۔ اور تیری طاقت و قدرت سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرے فضل کی درخواست کرتا ہوں۔ کیونکہ تو قادر ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے، اور مجھے کچھ بھی علم نہیں اور تو بڑا غیب دان ہے۔ اے اللہ! اگر تیرے علم میں یہ کام (یہاں اس کام کا نام بالتصریح ذکر کرنا چاہیئے بکاح کرنا یا فلاں جگہ مکان کرنا یا اور کوئی دینی یا دنیاوی مقصد ہو تو اس کو کھول کر کہے) میرے حق میں بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے نتیجہ میں جو جلدی یا دیر سے ظاہر ہو تو ایسے کام کو میری قسمت میں کر اور اسکو آسان کر اور میرے لئے اس میں برکت رکھ۔ اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لئے بدتر ہے میرے دین اور دنیا اور میرے کام کے انجام میں جو جلدی اور دیر سے ظاہر ہو تو مجھے ایسے کام سے دور کر اور اس کام کو مجھ سے دور کر اور میری قسمت میں بہتری کر جہاں کہیں بھی وہ ہو اور اسی کے ساتھ مجھے خوش کر دے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صاحب یہ ہیں بائبل کی وہ زبردست عبارتیں جو خود بائبل ہی کے تغیر و تبدل ہونے پر زبردست گواہ اور منہ بولتی شاہد ہیں۔ کیا ان عبارتوں کی موجودگی میں یہ کہنا روا ہے، کہ بائبل میں آجتک کسی نے کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں کی۔ پس جب بائبل خود پیروان بائبل کو ملزم ٹھیرا رہی ہے۔ تو اس کے خلاف ڈاکٹر صاحب کا یہ ادعا نا معقول ہرگز قابل قبول نہیں، کہ "موجودہ بائبل ہر قسم کے تغیرِ انسانی سے بالا ہے۔"

تحریف بائبل پر علماءِ عیسائیت کی شہادتیں

پہلا گواہ:۔ مشہور و معروف پادری ریورنڈ جیمز سینڈ ڈ ایم۔اے۔ڈی۔ڈی نے اگست ۱۹۲۴ء کے رسالہ "ماڈرن ریویو" میں بائبل کی موجودہ کیفیت پر ایک مبسوط مضمون لکھا تھا۔ چند فقرات اس میں سے ہم درج ذیل کرتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:۔

"ہمارا ابتک خیال تھا کہ بائبل کی کتابیں اس صورت میں خدا تعالیٰ کے یہاں سے نازل ہوئی ہیں۔ اور انکی آمد کی وجہ سوائے اس کے کسی کو معلوم نہیں ہے اور نہ دوسری کتابوں کی طرح اس کا سبب تالیف معلوم ہے۔ لیکن یہ سراسر ہماری غلطی تھی۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"یہ ایک تعجب انگیز حقیقت ہے۔ بائبل کی اکثر کتابوں کے مصنفین کے نام معلوم نہیں ہیں، مگر اس سے بھی بڑھ کر یہ بات ہے کہ بعض کتابیں ایک ایک شخص کی لکھی ہوئی نہیں ہیں بلکہ مختلف اشخاص کی تحریرات کا مجموعہ ہیں۔ اور پھر وہ بھی ایک وقت کی نہیں بلکہ ان میں اختلافِ زمانہ بھی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً ان میں تبدیلی ہوتی رہی ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"ہم حضرت موسیٰؑ کی کتب خمسہ کے متعلق جانتے ہیں کہ ان کے عالمِ وجود میں آنے میں صدیاں لگی ہیں۔ پیشین گوئیوں کی اکثر کتابوں میں بعد کی تحریرات ملتی ہیں۔"

پھر لکھتے ہیں:۔

"کتاب یسعیاہ کے متعلق ہم کو معلوم ہے کہ دو آدمیوں کی تصنیف ہے۔ اور انمیں سے ہر ایک دوسرے سے تقریباً ۱۵۰ سال دور ہے۔ کتاب زکریا میں تین مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیغمبروں کی تحریرات میں کتاب امثال پر حضرت سلیمانؑ کا نام ہے۔ ممکن ہے۔ کہ یہ ایک مختصر طریقہ انہی کے زمانہ میں شروع ہوئی ہو۔ لیکن وہ اس وقت جس صورت میں ہے وہ یقیناً صدیوں کا نتیجہ ہے۔ یا یوں کہیئے کہ وہ بنی اسرائیل کے صدیوں کے تجربوں کے نتائج ہیں۔"

ڈاکٹر صاحب غور فرمائیں، کہ وہ کتابیں جو صدیوں کے تجربات کا نتیجہ ہوں انکو ایک خاص انسان کیطرف منسوب کرنا کیا قرین انصاف ہے؟ پادری صاحب آگے لکھتے ہیں:-

"عہد نامہ جدید میں انجیل صدیوں میں موجودہ صورت میں آئی ہے۔ اور اس میں اضافہ در اضافہ کی بکثرت مثالیں ملتی ہیں۔"

"کتاب اعمال اور کتاب مکاشفہ میں تو اضافوں اور نظر ثانیوں کے صاف ثبوت ملتے ہیں۔" (منقول از معارف ۱۴۴)۔

ہمیں امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب اس گھر کے بھیدی کی گواہی کو صحیح تسلیم کریں گے۔

گواہ ثانی:- بلفاسٹ (آئرلینڈ) کے حق گو عالم جے پارکنسن صاحب جو جنم سے عیسائی تھے، بائبل کے غیر محفوظ ہونے کے متعلق یوں رقمطراز ہیں:-

"بائبل بھی اپنی الہامی حیثیت کو کھو چکی ہے۔ اب گرجاؤں کے پادریوں کی نظر سے بھی یہ کتاب گر چکی ہے۔ پہلے اس کے متعلق یہ عقیدہ رکھا جاتا تھا، کہ یہ ایک محفوظ کتاب ہے جو تمام غلطیوں سے پاک ہے۔ لیکن اب یہ عقیدہ متروک ہو چکا ہے۔ یہ کتاب اغلاط و اختلافات سے پُر ہے اور نہ صرف علمی غلطیاں اسمیں پائی جاتی ہیں، بلکہ تاریخی غلطیاں بھی اس میں بے شمار ہیں۔ وہ مختلف گمنام مصنفوں کی تحریروں کا ایک مجموعہ ہے۔ پہلے یہ جائز نہیں سمجھا جاتا تھا کہ اس پر کوئی نکتہ چینی کیجائے، مگر اب بیر کھلے دل سے نکتہ چینی کیجاتی ہے، اور محققین نے اب اس کو نکتہ چینی کی مقراض سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے۔"

پھر لکھتے ہیں:-

"بائبل کی پہلی پانچ کتابیں جو موسیٰ کی پانچ کتابیں کہلاتی ہیں، اب انکو موسیٰ کی تالیف نہیں سمجھا جاتا۔ بلکہ انکی نسبت یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ یہ بہت ہاتھوں اور بہت سے مختلف خیالات کا نتیجہ ہیں۔" (منقول از رسالہ تشحیذ الاذہان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسرا گواہ :۔ انسائیکلو پیڈیا بلیکا جو ایک شخص کی تالیف نہیں، بلکہ بہت سے قابل اور مشہور پادریوں نے ملکر خوب صلاح و مشورہ سے مرتب کیا ہے۔ انہوں نے بائبل کے متعلق مندرجہ ذیل فتویٰ دیا ہے :۔

"عرصہ دراز ہونے کو آیا ہے، جب یہ شکوک پیدا ہوئے تھے کہ آیا پہلی پانچ کتابیں حضرت موسیٰ کی اپنی لکھی ہوئی ہیں یا نہ؟ لیکن سترہویں صدی عیسوی میں یہ شکوک اس قدر مضبوط ہو گئے کہ ان کا دبانا امر محال ہو گیا۔ یہ بات مشاہدہ میں لائی گئی ہے، کہ موسیٰ صیغہ متکلم میں نہیں بولتے بلکہ کوئی اور شخص ان کا ذکر صیغہ غائب میں کرتا ہے۔ اور اس شخص کا زمانہ بھی موسیٰ سے بہت عرصہ بعد کا ہے ... . گنتی باب ۱۲ میں کہا گیا ہے کہ " ابتک بنی اسرائیل میں موسیٰؑ کی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا" تو ضرور مصنف کوئی ایسا آدمی ہے جو حضرت موسیٰ کے پیچھے اور بہت انبیاء کے آچکنے کے بعد ہوا۔ اور جب اس زمانہ (سترہویں صدی) میں توجہ دلائی گئی، کہ تورات کے واقعات، مساوات و نقل اور تکرار میں متضاد ہیں تو یہ خیال دلوں سے نکل گیا کہ پہلی پانچ کتابوں کا مصنف کوئی واحد شخص ہے" (جلد ۲ کالم ۲۰۴۵ و ۲۰۴۶)۔

اسی کتاب میں دوسری جگہ لکھا ہے کہ :۔

"پہلی کتابوں میں روایات کے بڑے ذخیرے کا صرف ایک حصہ درج تھا، پڑھانے والوں نے اور نئی نئی باتیں ایزاد کر دیں"

اب ڈاکٹر صاحب غور فرمائیے کہ کیا خود مسیحی علماء اور مصنفین اس امر پر شہادت نہیں دے رہے، کہ موجودہ بائبل محرف و مبدل ہو چکی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب مسلمان ہوتے ہوئے بائبل کی اسقدر پرزور لیکن بے اثر و بیجا حمایت جو کہ بے فائدہ ہے نہ کریں گے۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحب کے بیانات تب قابل غور ہو سکتے ہیں جبکہ خود مسیحی علماء اور مصنفین بائبل کے متعلق یہ بیانات لکھیں کہ وہ محرف و مبدل نہیں ہوئی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب الگ طور پر یوں اپنا راگ الاپ رہے ہیں کہ ابتک بائبل محرف و مبدل نہیں ہوئی! مدعی سست گواہ چست والی مثال ڈاکٹر صاحب پر پورے طور سے صادق آتی ہے۔

یاد رہے کہ قرآن مجید اُمیوں میں نازل ہوا ہے۔ لیکن اس کی حفاظت چونکہ خدا نے اپنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذمہ لی ہوئی تھی۔ اس لئے اس کا ابتک ایک شعشہ تک نہ تبدیل نہو سکا۔ لیکن بائبل اپنے زمانہ کی علمی قوموں میں نازل ہوئی۔ لیکن چونکہ اس کی حفاظت کا ذمہ خدا نے نہیں لیا تھا، اس لئے امتدادِ زمانہ کی وجہ سے محفوظ نہ رہ سکی۔ میور اس کے متعلق کیا ہی پُرحسرت الفاظ لکھتا ہے۔ ترجمہ:-

"مسلمانوں کی بالکل پاک اور غیر تبدیل شدہ کتاب اور ہماری کتب کے مختلف نسخوں کے باہمی اختلاف کا مقابلہ بالکل ایسا ہی ہے، جیسے کہ دو ایسی چیزوں کا مقابلہ کیا جاوے جن میں باہمی کوئی بھی مشابہت نہیں۔"

یہ شہادت تو میور کی بائبل کے محرف ومبدل ہوتے پر روشن دلیل ہے۔ لیکن اچھا ہوگا کہ ہم میور کی رائے قرآن مجید کے متعلق بھی زیب قرطاس کر دیں۔ لکھتا ہے:-

"اس کے علاوہ ہمارے پاس ہر قسم کی ضمانت موجود ہے، اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی، کہ یہ کتاب (قرآن) وہی ہے جو خود محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی، اور اسے استعمال کیا کرتے تھے۔" (از کتاب لائف آف محمدؐ)۔

یہ دو شہادتیں بطور نمونہ مشتے از خروارے درج کی گئی ہیں۔ اور یہ شہادتیں اسلام کے دشمنوں میں سے ایک کی ہیں، اور اَلْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْاَعْدَاءُ۔ کاش! ڈاکٹر صاحب اب بھی غور و تدبر سے کام لیکر محرف ومبدل بائبل کی بیجا حمایت سے کنارہ کش ہو جائیں۔

پانچواں گواہ:- مشہور جرمن محقق اور مورخ استاہلن کا بیان ہے کہ:-

"کتاب یسعیاہ باب ۴۰ سے باب ۶۶ تک یسعیاہ نبی کی تصنیف نہیں۔" (ڈاکٹر صاحب کا رسالہ ص۳۲)۔

چھٹا گواہ:- مسیحی کلیسیا کے نامور پروفیسر ہارن صاحب رقم طراز ہیں کہ:-

"عہد عتیق کی کتابیں دراصل عبرانی زبان میں ہیں، اور وہ دو ناموں سے پکاری جاتی ہیں۔ ایک گرافس (یعنی وہ جن کو خود صاحب الہام نے الہام کے ماتحت لکھا) وہ سب نسخے ناپید اور برباد ہو گئے ہیں اور اب انہیں کوئی نہیں۔ دوسرا آپوگرافس (یعنی اصل نسخوں کی نقل)، انکی دو قسمیں تھیں۔ ایک قدیم جو یہودیوں میں بہت معتبر مانی جاتی تھیں۔ انکو زمانہ نے معدوم کر دیا۔ دوسری نئی سرکاری یا خانگی کتب خانوں میں پائی جاتی ہیں۔ ان میں سے سعیدوں کے کام میں آنیوالی علیحدہ اور عام لوگوں کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

استعمال میں آنیوالی علیحدہ ہیں۔" (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد دوم باب ۱۰)

یہی فاضل مسیحی متی ۱۲ باب ۴۷ کی نسبت رقمطراز ہے کہ :-

"یہ عبارت ۱۶۱ یونانی نسخوں میں نہیں پائی جاتی۔"

"نامۂ اول کرنتھیان ۱۴ باب ۳۴ کی عبارت بھی کوڈکس الیگزنڈریانوس اور والمی کانوس اور دیگر بارہ نسخوں میں اور کئی ایک ترجموں اور اکثر حوالوں میں نہیں پائی جاتی۔ اسکو بھی گریسباخ نے متن سے خارج کر دیا ہے۔" (ہارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۴۷)۔

پھر یہی صاحب اپنی تفسیر کی جلد ۲ کے صفحہ ۳۹۹ میں مندرجہ ذیل مقامات کے متعلق رقمطراز ہیں کہ ان میں عبرانی متن خراب ہو گیا ہے :-

"ملاکی ۲ باب ۱۳، میکاہ ۶ باب ۱۰ تا ۱۲، زبور ۴ باب ۱۱، عاموس ۹ باب ۱۱-۱۲، زبور ۴۵ باب ۶-۸ و ۱۱۵ باب ۴۔"

پھر لکھتے ہیں :-

"بلاشبہ بعض خرابیاں (تحریفات) جان بوجھ کر ان لوگوں (پیروانِ بائبل) نے کی ہیں جو دیندار مشہور تھے، اور اس کے بعد انہیں خرابیوں کو ترجیح دیجاتی تھی تاکہ اپنے مطلب کو قوت دیں یا ان پر اعتراض وارد نہ ہونے دیں۔" (تفسیر ہارن صاحب جلد ۲ صفحہ ۲۳۱ مطبوعہ ۱۸۸۲ء)

جب ہارن صاحب جیسے بہت بڑے مفسر اور نامی فاضل بائبل میں جا و بیجا تحریف و نقصان و ایزاد کا اقبال کر رہے ہیں، تو ڈاکٹر صاحب کا اس امر پر اصرار اور ضد کرنا کہ بائبل میں قطعاً تحریف نہیں ہوئی، خام دعوٰی نہیں تو اور کس امر حق کا ثبوت ہے؟

یہانتک تو یورپین پادریوں کے بیانات درج کئے گئے ہیں، اس لئے اب ہم دیسی پادریوں کی اہم شہادات سے جو کہ بائبل کے محرف و مبدل ہونے پر براہین ساطعہ ہیں، قارئین کرام کو روشناس کراتے ہیں۔ پادری اکبر مسیح صاحب جو مشہور مناظر تھے، اور جن کی تحریرات کو عیسائی حلقوں میں خاص وقعت دیجاتی تھی۔ اپنی ایک کتاب میں رقمطراز ہیں :-

"مثل مکاشفات کے ہم اس خط (عبرانیوں) کو بھی رسولی تصنیف نہیں سمجھتے۔ بہت سے تثلیثی عالم ہمارے ہمخیال ہیں۔" (الوہیت مسیح و تثلیث کی تنقیح حاشیہ صفحہ ۱۰۴)۔

جن لوگوں کو عیسائیوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے، وہ جانتے ہیں کہ عیسائی مناظر تثلیث کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ثبوت کے لئے خط یوحنا ۱ باب ۵ آیت ۷ کی یہ عبارت پیش کیا کرتے ہیں کہ :-

"تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں۔ باپ اور کلام اور روح القدس ۔ اور تینوں ایک ہیں "

لیکن اس کے متعلق پادری اکبر مسیح صاحب مذکورہ بالا کتاب کے صفحہ ۲۵۱ و ۲۵۲ میں لکھتے ہیں کہ

"ہمارے علماء (توحیدی عیسائی۔ یونی ٹیرین) شروع سے پکارتے آئے کہ اس غیر انجیلی آیت کو انجیل کے متن سے خارج کردو۔ چنانچہ مشہور و معروف مسیحی فیلسوف سر آئزک نیوٹن نے اس آیت کے غیر انجیلی ہونے پر ایک رسالہ لکھا تھا، مگر تثلیث کے حامی نہیں مانتے تھے۔ پر کینٹنگ، آخر ترک کرنا پڑا۔"

پھر انہی صفحات پر لکھتے ہیں کہ :-

"ہمارے علماء نے اس طرح سینکڑوں اصلاحیں کی ہیں ، اور ہمارے مخالف ایک وقت تک انکو نامنظور کرتے رہے ، مگر اب روز بروز ہمارے دعوے تسلیم کئے جاتے ہیں اور بہت سے تسلیم کر بھی لئے گئے۔"

ڈاکٹر صاحب غور فرمائیے کہ کیا اب بھی آپ اندھا دھند بائیبل کے غیر محرف و مبدل ہونے کی بیجا حمایت کریں گے ؟ یہ شہادات کوئی ہماری اختراعات نہیں ، بلکہ یہ تمام بیانات علماء مسیحیت کے ہیں ۔ اور انکو جتنا علم اپنے مذہب کے متعلق ہے اتنا علم ڈاکٹر صاحب کو نہیں۔ تو پھر ڈاکٹر صاحب یہ ادعائے باطل کس طرح کر سکتے ہیں کہ بائیبل میں تحریف نہیں ہوئی۔ خدا را غور فرمائیے کہ کیا الہامی کتب انسانی اصلاح کی محتاج ہوا کرتی ہیں ؟ حاشا وکلا ہرگز نہیں۔ بلکہ یہاں تو معاملہ ہی سرے سے دگر گوں ہے کہ صدیوں سے بائیبل انسانی اصلاح کی محتاج چلی آرہی ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب ہیں کہ ابتک کہے چلے جاتے ہیں کہ ابھی بائیبل تو محرف و مبدل نہیں ہوئی۔ اور اپنے اس باطل خیال کو مستحکم کرنے کے لئے اسقدر جسارت و دلیری کا اظہار کیا کہ آیات فرقانیہ کا ایسا مطلب اخذ کر لیا جو کہ راہ صواب سے کوسوں دور ہے۔

دوسرا گواہ :- یہ پادری عماد الدین لاہزدی ہے۔ یہ بھی بائیبل میں تحریف و جعل کو ماننے پر مجبور ہوئے ، چنانچہ انجیل متی کی تفسیر صفحہ ۹۴ پر لکھتے ہیں کہ :-

"الفاظ بادشاہت قدرت و جلال متی ۶/۱۳ بعض قدیم نسخہ جات میں نہیں ہیں اور بعض میں ہیں۔ اس کا سبب ٹھیک معلوم نہیں ہے ، پر قیاس کیا جاتا ہے کہ یا تو سہو کاتب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے بعض میں رہ گئے یا بعض میں حاشیہ سے زائد ہو گئے۔"

سبب معلوم ہو یا نہ ہو مگر یہ تو درست ہے نا کہ یہ الفاظ اصل متن میں صدیوں تک شامل رہے، اور انہیں الہامی کلام ہی سمجھا جاتا رہا۔ پس اب ان الفاظ کو جزوِ متن نہ ماننا یہ ثابت کرتا ہے کہ انجیل میں غیر معلوم زمانہ میں کسی غیر معلوم شخص نے یہ الفاظ اپنی طرف سے زائد ملا دیے، اور اسی کا نام الحاق اور جعلسازی ہے۔"

قارئین کرام! آپ نے یورپین علماء عیسائیت اور دیسی پادریوں کے تمام بیانات اور تحریرات کو پڑھا۔ ایسی واضح اور صاف عبارات کے ہوتے ہوئے مزید حاشیہ آرائی کی ضرورت نہیں۔ عیاں راچہ بیاں۔ بالآخر ہمارا روئے سخن ڈاکٹر صاحب کی طرف ہے کہ کیا وہ اب بھی بائبل کے متعلق اس باطل خیال سے کہ وہ محرف و مبدل نہیں ہوئی، بیزاری کا اظہار نہ فرماویں گے؟ مضمون کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے سے پہلے ہم یہ امر ضروری خیال کرتے ہیں کہ قارئین با تمکین کو بطور نمونہ مشتے از خروارے بائبل کے ان محرف و مبدل حوالجات سے بھی آگاہ کیا جاوے جو کہ روز روشن کی مانند اس امر پر شاہد ہیں، کہ بائبل انسانی دست برد کا شکار ہو کر اپنی الہامی حیثیت کھو چکی ہے۔ اور بائبل کا محرف و مبدل ہونا قرآن مجید کی اس عظیم الشان پیشگوئی یعنی لَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلٰى خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ (انبیاء) کو ہر لحہ و ہر لحظہ سچا ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ علمائے مسیحیت جب بھی غور و خوض اور کانٹ چھانٹ کے بعد بائبل کا پہلے سے دوسرا ایڈیشن شائع کرتے ہیں، تو ساتھ ہی خداوند عزیز و غالب کی اس پیشگوئی کی حقانیت اور صداقت پر مہر تصدیق اپنے ہاتھوں ثبت کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ نے جو وعدہ حفاظت قرآن مجید کے متعلق اس آیت کریمہ یعنی اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (الحجر) کے ذریعہ کیا ہے۔ اسکو پورا ہوتے دیکھ کر یہ امر ہمارے لئے ازدیادِ ایمان کا موجب ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ۔

(۱) بائبل مطبوعہ لنڈن اردو ٹائپ ۱۸۸۶ء متی باب ۱۷ آیت ۲۱ "مگر اس طرح کے دیو بغیر دعا اور روزہ کے نہیں نکالے جاتے۔" درج ہے۔ لیکن اس کے بعد کے طبع شدہ ایڈیشنوں سے یہ آیت خارج کر دی ہے۔

(۲) متی ۱۸/۱۱۔ "کیونکہ ابن آدم آیا ہے کہ کھوئے ہوؤں کو ڈھونڈ کے بچائے۔" نسخہ مطبوعہ لنڈن ۱۸۸۶ء۔ لیکن بعد کے نسخوں سے یہ آیت تلاش بسیار کے باوجود نہیں مل سکتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۳) متی ۲۳/۱۴ "اے ریاکار فقیہو فریسیو! تم پر افسوس کہ بیواؤں کے گھر نگل جاتے اور مکر سے لمبی چوڑی نماز پڑھتے ہو اس سبب سے تم زیادہ سزا پاؤ گے۔" مطبوعہ سنہ ۱۸۸۷ء۔ اب یہ آیت بھی مابعد کے ایڈیشنوں میں پائی نہیں جاتی۔

(۴) مرقس ۷/۱۶ "اگر کسی کے کان سننے کے ہوں تو سنے" مطبوعہ سنہ ۱۸۸۷ء۔ ہے تو یہ مختصر سی آیت لیکن بعد کے نسخوں میں نہیں پائی جاتی۔

(۵) مرقس ۹/۴۴ "جہاں ان کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔" مطبوعہ ۱۸۸۷ء۔ لیکن بعد کے مطبوعہ ایڈیشنوں سے یہ آیت بھی غائب ہے۔

(۶) یوحنا ۵/۴ یوں درج ہے:۔ "کیونکہ ایک فرشتہ بعضے وقت اس حوض میں اتر کے پانی کو ہلاتا تھا اور پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اسمیں اترتا کیسی ہی بیماری میں گرفتار ہوا ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا۔" مطبوعہ سنہ ۱۸۸۰ء۔ یہ آیت پہلے تمام ایڈیشنوں میں بتمام وکمال موجود ہے لیکن جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسپر زبردست اعتراضات کئے۔ تو علمائے مسیحیت سے جواب باصواب تو نہ بن سکا۔ ہاں انہوں نے اپنی بھلائی اسی میں دیکھی کہ اس آیت کو سرے سے غائب ہی کر دیں۔ چنانچہ یہ آیت بعد کے نسخوں میں نہیں ملتی۔ فتدبّر!

(۷) متی ۱۲/۴۰ میں وارد ہے "کیونکہ یونس تین رات اور تین دن (　) مچھلی کے پیٹ میں رہا ویسا ہی ابن آدم تین دن اور تین رات زمین کے اندر رہے گا۔" انگریزی ایڈیشن مطبوعہ لندن سنہ ۱۸۷۰ء۔ قارئین کرام اس آیت میں اس طرح تحریف کی گئی ہے کہ فقرہ "تین دن اور تین رات" کی بجائے بعد کے انگریزی و اردو ایڈیشنوں میں یہ فقرہ یوں ہے "کیونکہ جیسا یونس تین رات دن مچھلی کے پیٹ میں رہا۔ الخ" متی ۱۲/۴۰ اس آیت میں تحریف کی وجہ یہ پیش آئی تاکہ یونس کے نشان کے ساتھ حضرت مسیح کا نشان مطابق ہو جائے۔ کیونکہ حضرت مسیح جمعہ کے روز صلیب دیے گئے اور اتوار کی صبح قبر میں موجود نہ پائے گئے۔ تین دن اور تین رات نہ بن سکے اس لئے علمائے مسیحیت نے اپنی بھلائی اسی میں دیکھی کہ آیت کو ہی محرف کر دیں۔

ہم حیران ہیں کہ باوجود اس کے کہ عیسائی اپنے ہاتھوں سے ہی کمی بیشی بائبل میں کر رہے ہیں اور وہ زبان حال وقال سے اس امر کا اقرار بھی کرتے ہیں۔ اور خود بائبل اس امر حق کی گواہی دیتی ہے کہ وہ انسانی دست برد کا شکار ہو کر اپنی الہامی حیثیت کو کھو چکی ہے۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کی نگاہ میں "آئین فطرت" کا نفاذ تبھی ہو سکتا ہے جبکہ ہم محرف ومبدل بائبل میں کسی قسم کی تحریف وجعل کو ثابت نہ کریں لیکن افسوس کہ یہ امر ہمارے اختیار میں نہیں۔ جبکہ خود خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہودی اپنی کتاب کے حرفوں میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اداریہ :-

ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کے مضمون "آئین فطرت" کے جواب کی ایک قسط ناظرین ریویو آف ریلیجنز گذشتہ اشاعت میں ملاحظہ فرما چکے ہیں اور دوسری قسط اس جواب کی اسی رسالہ میں دوسری جگہ نظر سے گذرے گی۔ ڈاکٹر غلام جیلانی صاحب کا یہ خیال انکے مسلمان ہونیکی حیثیت سے ایک بہت عجیب اور بودا خیال ہے کہ انبیاء سلف کی لائی ہوئی کتب مقدسہ آج تک اپنی اصلی اور صحیح حالت میں دنیا میں موجود ہیں اور یہ کہ اسلام کو اور قرآن کریم کو ان پر کوئی بزرگی اور برتری حاصل نہیں۔ اس نظریہ کے ثبوت میں انہوں نے دلیل یہ دی کہ خدا کی طرف سے آیا ہوا کوئی مذہب غلط نہیں ہو سکتا اور چونکہ کتب مقدسہ مثلاً تورات، انجیل اور وید وغیرہ خدا کی نازل کردہ ہیں اور ان کتابوں پر مبنی مذاہب من جانب اللہ ہیں اس لئے یہ باور کرنا عقلمندی نہیں کہ خدا نے ان مذاہب کو غلط شریعت یا غلط عقاید پر قائم کیا۔ اور چونکہ وہ صداقت پر مبنی ہیں اور اسلام بھی اسی صداقت کو پیش کرتا ہے، اس لئے اس میں اور ان دوسرے مذاہب میں کوئی فرق نہیں۔

غلط عقاید اور غلط شریعت تو جیسا کہ ان دو قسطوں میں شیخ غلام مجتبیٰ صاحب نے واضح کیا، انسانی تحریف کے نتیجہ میں پیدا ہوئے۔ باقی ڈاکٹر صاحب کا نظریہ یہانتک تو بالکل درست ہے کہ مذکورہ بالا کتب مقدسہ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ ہیں اور وہ مذاہب جن کی بنیاد ان کتب پر ہے، وہ بھی منجانب اللہ ہیں۔ مگر بایں ہمہ اس میں شک نہیں کہ اسلام اُن تمام مذاہب سے بہت افضل اور بہت بڑھ کر ہے۔

یہ بہت وسیع مضمون ہے اور ایک مختصر سے نوٹ میں اس پر سیر کن بحث ممکن نہیں۔ مگر اتنا تحریر کرنا ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ کے نازل کردہ مذاہب میں بھی گو کہ وہ سب صداقت پر مبنی ہوں، ایک ایک سے افضل ہو سکتا ہے۔ ہر مذہب کے دو پہلو ہوتے ہیں، ایک اسکی اخلاقی تعلیم اور دوسرے ذات باری کے متعلق عرفان جو وہ پیدا کرتا ہے۔ یہ دونوں پہلو مذہب کے اسقدر وسعت رکھتے ہیں اور ایسے ایسے باریک امور پر مشتمل ہیں کہ انپر مکمل و مفصل بحث اگر انسانی ارتقاء کی ابتداء ہی میں انسان کے سامنے رکھدی جاتی، تو بجائے فائدہ اٹھانے کے وہ نقصان میں پڑ جاتا۔ کیونکہ ذہنی ارتقاء کی ان ابتدائی منازل میں انسانی دماغ ان باریکیوں کے ادراک کے قابل نہ تھا۔ اگر یہ بحثیں اس وقت انسان کے سامنے آجاتیں جنپر غور آج بھی اس کیلئے آسان نہیں تو نقصان لازم تھا۔ پس ابتدائی مذاہب گو خدا کیطرف سے تھے مگر انکی تعلیم دربارہ اخلاق و دربارہ صفات باریتعالیٰ صرف موٹی موٹی باتوں پر مشتمل تھی جن کا فہم اسوقت کے انسان کے لئے مشکل نہ تھا۔ گویا ابتداء میں جو مذہب بنی نوع انسان کو دیا گیا۔ وہ مذہب کامل کا ایک بہت مختصر اور عام فہم خاکہ یا ڈھانچہ تھا۔ یہ کامل مذہب خود اسلام ہی جس کے متعلق قرآن کریم میں الیوم اکملت لکم دینکم وارد ہے۔ ظاہر ہے کہ گو خاکہ اور ڈھانچہ اصل سے الگ درجہ نہیں مگر خاکہ خاکہ ہی ہے اور اصل مکمل تصویر کی شان اور اسکا مقام خاکے اور ڈھانچے سے کہیں بلند ہے۔ پس یہ دونوں باتیں درست ہیں اور انمیں کوئی تضاد نہیں م

م کہ ابتدائی مذاہب بھی منجانب اللہ تھے اور اسلام بھی منجانب اللہ ہے مگر ان سب سے افضل و اکمل ہے ؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۲۳ :- منکہ حیات محمد ولد خان محمد صاحب قوم جٹ پیشہ نقیب مسجد احمدیہ لاہور عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۰۴ء ساکن دھیر کے کلاں ڈاکخانہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۴۳/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ موضع دھیر کے کلاں میں ہم چار بھائیوں کے پاس ۱۶ گھماؤں اراضی مشترکہ ہے جس کے ¼ حصے کا میں مالک ہوں۔ یہ چار گھماؤں اراضی میرے قبضہ میں ہے گو کاغذات پٹواری میں تاحال دیگر بھائیوں کیساتھ مشترکہ ہے۔ اور میرے نام پر منتقل نہیں ہوئی۔ اس چار گھماؤں اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ علاوہ ازیں میرا ایک رہائشی مکان موضع دھیر کے میں واقعہ ہے۔ جو میں نے اپنی بیوی کو بعوض حق مہر اُسے دیدیا ہوا ہے۔ اور کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں۔ اسوقت میں جماعت احمدیہ لاہور کا ملازم ہوں۔ اور مجھے ۲۵ روپے ماہوار تنخواہ اور پانچ روپے مہنگائی الاؤنس ملتا ہے جس کا ۱/۱۰ حصہ انشاء اللہ تازیست ادا کرتا رہوں گا۔ کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہوں گا۔ [یہ لفظ واضح نہیں] وصیت کرتا ہوں۔ اور جو جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اُس کے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ العبد :- حیات محمد نقیب مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ لاہور۔ گواہ شد :- محب الرحمٰن سکرٹری تعلیم و تربیت لاہور۔ گواہ شد :- عبدالکریم سکرٹری مال لاہور۔

نمبر ۶۸۰۸ :- منکہ نور داد ولد کرم الدین صاحب مرحوم قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر ۲۳ سال تاریخ بیعت خلافت ثانیہ ساکن کھاریاں ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۶ ماہ احسان ۱۳۲۲ھش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری غیر منقولہ جائیداد اس وقت چار بیگہ زمین قیمتی ایک ہزار روپیہ واقعہ کھاریاں ہے۔ اس کے علاوہ ایک مکان واقعہ کھاریاں ہے جس کی مکانیت دو پختہ کمرے چھ مرلہ زمین ہے۔ میں ہر دو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرا گذارہ موجودہ صورت حالات میں میری ماہوار آمدن پر ہے جو کہ فی الحال پندرہ روپے ماہوار بمعہ قحط الاؤنس ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میں مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اُسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اپنی آمدن کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں گا۔ العبد :- نور داد حال کارکن تالیف و تصنیف قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ دعا نکاح سے پیشتر عورتوں اور مردوں اور ان کے اولیاء کو کرنی چاہیئے۔ اور دعا کے وقت دل میں فیصلہ کر لیا جائے کہ خدا تعالیٰ کے فیصلہ پر ہم راضی ہیں، وہ ضرور دعا قبول کرے گا۔ اگر موقعہ میسر ہو گیا، تو اس کے علم میں بہتر ہی ہو گا۔ اور اگر ٹل گیا تو اس کا ٹلنا بھی ہمارے لئے مفید ہو گا، کیونکہ شر ہونے کے باعث ہم سے ٹال دیا گیا۔ قبولیت کے آثار اسباب کے مہیا ہو جانے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ چاہیئے کہ استخارہ سات دفعہ کیا جائے۔

پیام نکاح

نکاح سے پہلے مرد کی طرف سے یا اولیاء عورت کی طرف سے خطبہ یعنی پیغام نکاح ہونا چاہیئے۔ اگر پہلے کسی کی طرف سے پیغام پہنچا ہو تو جب تک اس کا فیصلہ نہ ہو، دوسرے کو پیغام بھیجنا شرعًا منع ہے۔ اور جب پیغام نکاح بھیجے، تو اگر ناکح لڑکی کو دیکھ سکتا ہے، تو دیکھ لینے کی بھی اجازت ہے۔

مہر

مہر کا تقرر حسب حیثیت مرد ناکح اور حسب حیثیت عورت منکوحہ ہو۔ شریعت نے اس کی کوئی حد معین نہیں کی۔ حیثیت سے بڑھ کر مہر مقرر کرنا اور نیت ادا کرنے کی نہ رکھنا بہت برا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَیُّمَا رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةً یَنْوِیْ اَنْ لَّا یُعْطِیَهَا مِنْ صَدَاقِهَا شَیْئًا مَاتَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَهُوَ زَانٍ (کشف الغمہ ص۱۲ ج ۲) یعنی جو شخص عورت سے نکاح کرتا ہے اور نیت یہ رکھتا ہے کہ اسے مہر کچھ نہیں دوں گا۔ تو جب وہ مرے گا تو خدا کے دفتر میں اس کا نام زانیوں کی فہرست میں ہو گا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ایک دفعہ مہر کے متعلق سوال ہوا۔ حضور نے فرمایا:۔

"وہ یاد رکھیں کہ مہر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ اسلام اس قسم کی نمائش کو جو دھوکہ کا موجب ہو، جائز نہیں رکھتا۔ پس جو لوگ صرف دوسروں کو دکھانے کے لئے بڑے بڑے مہر باندھتے ہیں، اور ادا نہیں کرتے۔ وہ گنہ گار ہیں۔ اور جو حیثیت سے کم باندھتے ہیں وہ بھی گنہ گار ہیں۔ صحابہ رض کے طرز عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے ہی ادا کر دیتے تھے پس ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ ہاں اگر کوئی ایک دفعہ سارا نہ ادا کر سکے، تو کچھ مدت میں ادا کر دے۔ معجل اور غیر معجل بعد کی ایجاد ہیں۔ شریعت اسلام سے ان کا کوئی تعلق نہیں۔ پس جہاں تک ہو سکے پہلے ادا کرنا چاہیئے ورنہ آہستہ آہستہ۔ یہ ایک قرضہ ہے جو عورت کی طرف سے مرد پر ہے۔ اس کا ادا کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد :۔ غلام حسن لائبریرین قادیان ۔ گواہ شد :۔ نعمت اللہ نگران بکڈپو ۔

نمبر ۶۸۱۹ :۔ منکہ علی احمد ولد سردار خان قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن رسول پور بھلیاں ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں ۔ میری اراضی اس وقت ۵ گھماؤں ایک کنال ہے جس کی اسوقت قیمت تقریبًا دو ہزار روپیہ ہے ۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے جب تک حصہ وصیت ادا نہ کروں گا آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا ۔ مبلغ دوصد روپیہ اگر اپنی زندگی میں ادا نہ کروں تو مرنے کے بعد میرے وارثوں سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو وصول کرنیکا حق ہوگا ۔ نوٹ :۔ قیمت اراضی یا جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا ۔ انشاء اللہ ۔ نیز میرے مرنے پر جسقدر میری جائیداد ثابت ہوگی اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی ۔ العبد :۔ علی احمد موصی ۔ گواہ شد :۔ نبی احمد ولد علی احمد ۔ گواہ شد :۔ علی محمد موصی و صحابی گکھانواں ۔

نمبر ۶۸۰۹ :۔ منکہ امۃ الرشید شوکت زوجہ ملک سیف الرحمٰن صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالبعلمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دار الرحمت بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵ ۶/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں ۔ میری اسوقت کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ۔ منقولہ جائیداد میں سے حسب ذیل زیورات میرے پاس ہیں ۔ کانٹے ایک جوڑی طلائی وزنی نصف تولہ موجودہ قیمت للعہ ر ۔ بندی طلائی ایک عدد وزنی ایک تولہ قیمتی لـ۸۰ ر ۔ انگوٹھیاں طلائی دو عدد وزنی ۹ ماشے قیمت ساٹھ روپے ۔ اس کے علاوہ مبلغ پانچسو روپیہ نصف جس کے اڑھائی سو روپے ہوتے ہیں میرا مہر ہے ۔ جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے ۔ میں مذکورہ بالا منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں ۔ ادائیگی وصیت کے وقت جو قیمت مذکورہ بالا زیورات کی بازار میں پڑیگی ۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ میں ادا کر دونگی ۔ نیز مجھے تحریک جدید کی طرف سے مبلغ عـہ روپے ملتے ہیں ۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں ۔ جو ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی ۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائیداد کے طور پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کرا دوں تو وہ رقم میری جائیداد کے حصہ سے منہا کر دی جائیگی ۔ میرے مرنے پر اگر کوئی اور میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی ۔

الامۃ :۔ امۃ الرشید شوکت ۔ گواہ شد :۔ ملک سیف الرحمٰن واقف زندگی خاوند موصیہ دار المجاہدین ۔ گواہ شد :۔ چراغ دین والد موصیہ ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۸۱۵: منکہ خان بہادر ولد مہدی خان قوم اعوان پیشہ مزدوری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت اکتوبر ۱۹۲۳ء ساکن چک نمبر ۲۴۱ ای بی ڈاکخانہ گگو ضلع منٹگمری پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں کیونکہ میرا والد زندہ ہے میرا گذارہ مستقل آمد بصورت مزدوری پر ہے جسکا اندازہ موجودہ وقت میں دس روپے ماہوار ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اسپر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کردی ہے کہ سند رہے۔ نعط المرقوم ۷ ماہ احسان ھش ۱۳۲۲ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔ العبد :- خان بہادر معرفت سکرٹری جماعت احمدیہ وہاڑی منڈی ضلع ملتان۔ گواہ شد :- چوہدری بشیر احمد سکرٹری جماعت احمدیہ وہاڑی منڈی ضلع ملتان۔ گواہ شد :- فیض احمد انسپکٹر بیت المال۔

نمبر ۶۸۱۲: منکہ سکینہ بیگم زوجہ چوہدری عبدالرحمٰن صاحب بی اے قوم الراعی پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ہرسیاں ڈاکخانہ دیال گڑھ حال چک نمبر ۱۲۷ رکھ ڈاکخانہ خاص ضلع لائل پور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے مہر مبلغ چھ صد روپیہ واجب الادا بذمہ خاوند۔ چوڑیاں طلائی دو عدد وزن ۲ تولہ قیمتی موجودہ ۲۴۰ روپے سوئی یک طلائی وزنی چھ ماشہ قیمتی موجودہ نرخ ۴۰ روپے۔ کانٹے طلائی جوڑی ۹ ماشہ قیمتی موجودہ نرخ ۶۰ روپے انگوٹھی طلائی یک عدد قیمتی ۲۰ روپے۔ کل جائیداد ۹۶۰ روپے ہوئی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اسوقت مبلغ ۳۱ روپے بمعہ الاؤنس ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہوں گی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں ادا کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔ الامۃ :- (استانی) سکینہ بیگم ہلول پور ۱۲۷ رکھ ضلع لائلپور۔ گواہ شد :- عبدالرحمٰن خاوند موصیہ ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۳۳۲ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد:۔ الیاس الدین والد موصیہ۔

نمبر ۶۶۰۹ :۔ منکہ شاہ دین ولد چودہری رحیم بخش صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۳ سال پیدائشی احمدی ساکن تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳۱/۸/۴۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت حسب ذیل ہے (۱) زمین ملکیت خود تقریباً ۵ گھماؤ واقعہ موضع مذکور ہے جس کی کل قیمت مبلغ دوہزار روپے ہے (۲) زمین جو میں نے رہن لی ہوئی ہے۔ تقریباً چھ گھماؤں گاؤں مذکور میں ہے۔ زررہن ۲۴۰۰ روپے ہے۔ (۳) مکان خام واقع گاؤں مذکور قیمتی مبلغ ۲۰۰ روپے ہے۔ میرے ذمہ جو قرض ہے عہ مذکورہ بالا زررہن میں مبلغ ۵۰۰ روپے۔ میں نے اپنی پہلی بیوی کا زیور فروخت کرکے دیا تھا۔ جوکہ واجب الاداء ہے۔ میری دوسری بیوی کا مہر مبلغ ۵۰۰ روپے میرے ذمہ واجب الاداء ہے۔ یہ تمام قرضہ جوکہ مبلغ ایک ہزار ہے مذکورہ بالا جائیداد میں سے منہا کرکے باقی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گذارہ صرف اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر بھی ہے۔ جو اسوقت ۳۳ روپے ۱۲ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا اور وصیت کرتا ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کردوں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ العبد:۔ شاہ دین مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان۔ گواہ شد:۔ تاج الدین لائلپوری۔ گواہ شد: بشیر احمد ونیس مدرس تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۳۵۸ :۔ منکہ طالعہ بی بی بیوہ شرف دین صاحب قوم قریشی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۴ء ساکن لاہور ڈاکخانہ وطن بلڈنگ ضلع لاہور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں اور نہ ہی آمد۔ میں اپنے داماد میاں عبدالعزیز صاحب مغل احمدیہ مبارک منزل لاہور اور اُن کے داماد ماسٹر نذیر حسین صاحب محلہ دارالعلوم قادیان رہتی ہوں۔ نابینا ہوں۔ اور بوجہ زیادہ عمر کے کوئی کام نہیں کرسکتی۔ میرا حق مہر ۵۰۰ روپے تھا۔ خاوند غیر احمدی تھا اور ۱۹۲۷ء میں فوت ہوگیا اور حق مہر ادا نہ کرسکا۔ اِس وقت میرے پاس طلائی زیورات قیمتی ۵۰۰ روپے کے ہیں میں اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت یعنی جسکی قیمت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچاس، روپے ہے۔ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس میں سے کوئی روپیہ داخل خزانہ کراؤں تو اُس قدر روپیہ منہا کر دیا جائیگا۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا طالعہ بی بی۔ گواہ شد:۔ ماسٹر نذیر حسین مدرس مدرسہ احمدیہ۔ گواہ شد:۔ میاں عبدالرحیم بقلم خود۔

نمبر ۶۵۹۱:۔ منکہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا بڈھا بیگ قوم مغل پیشہ ۔ عمر ۸۰ سال۔ تاریخ بیعت براہین احمدیہ کا زمانہ ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۳/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد صرف ایک مکان ہے، جس کی قیمت ۲۰۰ روپے ہے۔ میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے سوا میری کوئی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: (نشان انگوٹھا) مرزا احمد بیگ موصی۔ گواہ شد:۔ مرزا بشیر احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد یامین تاجر کتب قادیان گواہ شد:۔ مرزا دین محمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مرزا رشید احمد بقلم خود۔ گواہ شد:۔ مرزا مہتاب بیگ بقلم خود

نمبر ۶۸۱۴:۔ منکہ مرزا عبداللطیف ولد مرزا عبدالحق صاحب قوم مغل پیشہ فوجی ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن سیالکوٹ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد کچھ نہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے جو بصورت تنخواہ مبلغ ۱۶۰ روپے ماہوار ہے۔ میں انشاء اللہ اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جائیداد کی قیمت کے طور پر ادا کروں تو وہ کل رقم واجب الاداء سے منہا سمجھی جائیگی۔ العبد:۔ مرزا عبداللطیف بی۔اے آفیسر کیڈٹ۔ ایچ کمپنی۔ آئی۔ ایم۔ اے ڈیرہ دون حال وارد نئی دہلی۔ گواہ شد: غلام احمد بی۔اے آنرز ٹرانسلیٹر سشن کورٹ دہلی۔ گواہ شد:۔ احمد دین احمدی بقلم خود ہیڈ کلرک آرڈیننس کلوذنگ فیکٹری دہلی۔ (Ordnance Clothing Factory Delhi)

نمبر ۶۸۰۷:۔ منکہ مرزا اجمل بیگ ولد مرزا ارشد بیگ صاحب مرحوم قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی۔ ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹ رجون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۷۰ روپے ہے۔ مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ مَیں انشاء اللہ زرِ وصیّت ماہ بماہ ادا کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: مرزا اجمل بیگ۔ قادیان۔ گواہ شد: ۔مرزا مبارک احمد بیت الحمد قادیان۔ گواہ شد: مرزا حمید احمد قادیان۔

نمبر ۶۸۱۷: ۔منکہ غلام نبی ولد قائم علی قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن موضع بکھو بھٹی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸؍مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ میری ملکیت اراضی واقعہ موضع بکھو بھٹی تخمیناً آٹھ گھماؤں ہے اور اراضی رہن لی ہوئی تخمیناً مبلغ چار صد روپیہ کی ہے۔ اور ریاست بہاولپور میں دو مربعہ اراضی غیر مستقل بادائیگی اقساط ہیں جائیداد مذکورہ بالا کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیّت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور جائیداد مذکورہ بالا کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اگر مَیں اپنی جائیداد کی مقررہ رقم اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ وہ میرے وارثان سے میری جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ وصول کرے۔ نیز میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: ۔غلام نبی ولد قائم علی بکھو بھٹی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد: ۔محمد اسلم پسر موصی۔ گواہ شد: ۔علی محمد موصی و صحابی۔

نمبر ۶۸۲۱: ۔منکہ محمد اشرف صحابی ولد فتح محمد قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن چک نمبر ۱۰-۱۱/ایل تحصیل و ضلع منٹگمری حال سیالکوٹ شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۵/۴۳ء حسب ذیل وصیّت کرتا ہوں۔ میرا ایک مربعہ زمین واقعہ چک نمبر ۱۰-۱۱/ایل تحصیل و ضلع منٹگمری میں ہے جسکی اسوقت قیمت تقریبًا پانچہزار روپے ہے۔ یعنی زمین ناقص ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں اس وقت مبلغ چالیس روپے تنخواہ لیتا ہوں جسکا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ حصہ وصیّت ادا کرتا رہونگا۔ اور کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور مبلغ پانچہزار قیمت مربعہ کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگا۔ نوٹ: ۔قیمت مربعہ کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ انشاء اللہ جب تک قیمت حصہ وصیت مربعہ ادا نہ کروں آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ دیتا رہونگا۔ مبلغ پانصد روپیہ اگر میں ادا نہ کر سکوں۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے وارثوں سے وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔ العبد: ۔محمد اشرف انسپکٹر مارکیٹ سیالکوٹ شہر۔ گواہ شد: ۔علی محمد موصی و صحابی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گواہ شد: شریف احمد بھتیجہ محمد اشرف صاحب۔

نمبر ۶۸۱۸: منکہ حسام الدین ولد باگا خاں قوم راجپوت بھٹی پیشہ زمینداری عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت
۱۹۳۳ء ساکن بھکھو بھٹی ڈاکخانہ پھلورا ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ
۲۸ ۵/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت مندرجہ ذیل ہے۔ میری ملکیت اسوقت تقریباً
دس گھماؤں ہے۔ اراضی رہن لی ہوئی تخمیناً مبلغ ۶۰۰ روپے کی ہے۔ اور ریاست بہاولپور میں دو مربعہ اراضی
غیر مستقل بادائیگی اقساط ہیں۔ جائیداد کی کمی بیشی کی اطلاع انجمن کو دیتا رہونگا۔ جائیداد مذکورہ بالا کی
آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہونگا۔ اور میں اپنی تمام جائیداد کے ۱/۱۰ حصے کی قیمت انجمن کو دیدونگا۔ یا داخل کر
دونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ ادا نہ کرسکوں تو انجمن کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثان سے ۱/۱۰ حصہ
وصول کرے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔
العبد: حسام الدین ولد باگا خاں ساکن بھکھو بھٹی۔ گواہ شد: غلام حسین پسر موصی۔ گواہ شد: علی محمد موصی و صحابی

نمبر ۶۸۰۶: منکہ محمد دین ولد احمد دین متوفی قوم گوجر پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۵ سال پیدائشی احمدی
۱۵ ساکن کریم پور ڈاکخانہ نواں شہر ضلع جالندھر پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۴۳
حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد ہم تین بھائیوں میں مشترکہ ہے جس میں سے میرا حصہ حسب
ذیل ہے۔ منقولہ جائیداد زرعی اراضی تقریباً ۲۴ کنال واقعہ رقبہ موضع کریم پور تحصیل نواں شہر ضلع جالندھر جس پر
مبلغ آٹھ صد روپیہ نصف جس کے چار سو روپے ہوتے ہیں قرض ہے۔ غیر منقولہ جائیداد ایک خستہ مکان
معہ صحن واقعہ رقبہ کریم پور جس کی قیمت مبلغ یکصد روپیہ ہے۔ کل جائیداد کی قیمت بعد منہائی قرض تقریباً
مبلغ ۱۷۰۰ روپے ہے۔ اور میری ماہوار آمدنی بصورت ملازمت مبلغ اٹھارہ روپے ہو۔ اس کل جائیداد
اور ماہوار آمدنی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر
بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ اگر اس کے علاوہ میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی
مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بطور قیمت حصہ جائیداد داخل خزانہ
صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو یہ رقم میری واجب الادا رقم سے منہا کردی جائیگی۔ العبد: محمد الدین سپاہی
۲۳۲۳۶ ۱۵/۱۵ پنجاب رجمنٹ ہیڈ کوارٹر کریمر انبالہ چھاؤنی۔ گواہ شد: محمد عیسیٰ ولد احمد دین کریم پور
گواہ شد: غلام احمد بلاقی پور ضلع جالندھر۔

نمبر ۶۸۲۵: منکہ صفیہ بیگم زوجہ سید محمد احمد صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی
احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہوں۔ اسوقت میری جائیداد منقولہ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر جو ابھی میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اور مبلغ ۶۰۰ روپے کا زیور طلائی۔ نیز میں نصرت گرلز ہائی سکول میں مبلغ سے روپے ماہوار پر معلمہ دستکاری ہوں۔ میں اپنی جائیداد جو مبلغ سولہ صد روپیہ ہے اور ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ ماہوار آمد کا حصہ انشاء اللہ ماہ بماہ ادا کرتی رہوں گی۔ اگر میں اپنی زندگی میں زیور اور مہر کا کچھ حصہ ادا کردوں اور رسید لیلوں۔ تو وہ اس سے منہا سمجھا جائیگا۔ میری وصیت کے میرے ورثاء پابند ہونگے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اور جائیداد میری وفات پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ **الامۃ** :۔ صفیہ بیگم۔ گواہ شد :۔ سید محمد احمد شاہ خاوند موصیہ۔ گواہ شد :۔ میمونہ صوفیہ معلمہ نصرت گرلز ہائی سکول قادیان گواہ شد :۔ انشاء اللہ میں کوشش کرونگا۔ کہ میں اپنی زندگی میں اس کی وصیت کا حصہ ادا کردوں۔ سید محمد اشرف گورنمنٹ پنشنر۔

نمبر ۶۸۲۲ :۔ منکہ نور الدین ولد قطب الدین قوم راجپوت کھوکھر پیشہ ملازمت پٹوار عمر ۵۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن بھکھو بھٹی ڈاکخانہ بھلورہ ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۵-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ میری تنخواہ ۲۶ روپے ہے اور قحط الاؤنس ۷ روپے کل ۳۳ روپے ہے جسکا ۱/۱۰ حصہ ادا کیا کرونگا۔ اور ریاست بہاولپور میں میرے دو مربع جات غیر مستقل ہیں جن کی اقساط ادا ہو رہی ہیں۔ اور موضع نڈھالہ تحصیل پسرور میں میری ۱۴ کنال اراضی ہے۔ مگر وہ رہن ہے۔ میرا قبضہ نہیں ہے۔ البتہ مربع جات کی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کردیا کرونگا۔ اور جائیداد کی کمی بیشی کی بھی اطلاع دے دیا کرونگا۔ میرے مرنے کے بعد جسقدر رقم باقی رہے۔ میرے ورثاء سے صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق ہوگا۔ کہ وصول کرے۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد اور ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ **العبد** :۔ نور الدین پٹواری درجہ اول ساکن بکھو بھٹی گواہ شد :۔ علی محمد گکھانوالی صحابی۔ گواہ شد :۔ حسام الدین۔

تصحیح : نوٹ :۔ ریویو بابت ماہ جون، جولائی میں چودہری عبد اللطیف صاحب اوورسیر کی وصیت کا نمبر ۲۷۰۰ چھپا ہے۔ جو اصل میں ۶۷۰۰ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تا اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔
سکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۶۰۸:۔ منکہ سید امیر ولد بشیر قوم روان پیشہ ملازمت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت خلافت اولیٰ ساکن بازید خیل ڈاکخانہ بڈابیر ضلع پشاور صوبہ سرحد بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے لیکن مجھے بیس روپے ماہوار بذریعہ ملازمت تنخواہ ملتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ کہ تا زیست اپنی آمدنی کا جو کم ہو یا زیادہ ۱/۱۰ حصہ دیتا رہوں گا۔ اگر میری زندگی میں میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتا ہوں۔ اور اس کے ادا کرنے کا انتظام میرے ورثاء کے ذمہ ہوگا۔ العبد:۔ خاکسار سید امیر۔ بقلم ڈاکٹر فتح محمد۔ گواہ شد:۔ خلیل الرحمان بن خان مومن سکرٹری جماعت پشاور

نمبر ۶۶۵۸:۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ نور الدین گھمار قوم گھمار پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۰ء ساکن ترگڑی چمیاں ڈاکخانہ خاص ترگڑی ضلع گوجرانوالہ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۶ جنوری ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ بالیاں چھ عدد طلائی قیمت ۲۰۰ روپے وزن ۴ تولے۔ کڑے نقرئی بیس تولہ قیمت بیس روپے۔ مہر ۳۲ روپے۔ کل رقم ۲۵۲ روپے۔ اس دو صد باون روپے کے دسویں حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو مبلغ ۲۵ روپے ۱۰ آنے ۳ پائی ہوئے۔ اگر میں اپنی زندگی میں اس میں سے کچھ رقم ادا کر دوں۔ تو میرے فوت ہونے کے بعد اس میں سے وضع کر لی جائیگی میں یہ بھی اقرار کرتی ہوں کہ اس جائیداد کے علاوہ اور کوئی جائیداد مجھے اللہ تعالیٰ دے۔ تو اس کا بھی دسواں حصہ میرے مرنے کے بعد وصول کر لیا جائے۔ الامۃ:۔ عائشہ بی بی زوجہ نور الدین گھمار ساکن ترگڑی۔ گواہ شد:۔ نور الدین بقلم خود۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل حال ترگڑی۔ گواہ شد:۔ بقلم خود عبداللہ جنڈو ساہی حال قادیان دار الرحمت۔

نمبر ۶۸۱۳:۔ منکہ جلال الدین ولد محمد بخش صاحب قوم اعوان عمر تقریباً ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت نقد و مکانات مبلغ ۱۶۰۰ روپے مالیت کی ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے علاوہ کوئی اور جائیداد ثابت ہوئی۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔ جائیداد کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ نقد موجود مبلغ چارصد روپیہ۔ تین عدد مکان میاں عبداللہ (متصل دوکان بھائی محمود احمد صاحب) جو خاکسار کے پاس رہن ہیں مبلغ ایک ہزار روپیہ بمکان سندی و اللہ دتا ماشکیان متصل ٹاؤن کمیٹی خاکسار کے پاس مبلغ دو صد روپیہ میں رہن ہیں۔ ان دو کانوں کا کرایہ مجھے قریباً گیارہ روپے ماہوار آتا ہے۔ میں اس آمد کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں مورخہ ۶/۴۳۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا جلال الدین سابق موٹر ڈرائیور محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد:۔ بقلم خود غلام حسین مدرسہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد: غلام محمد بی اے دارالفضل قادیان

نمبر ۶۷۶۱:۔ منکہ ذوالفقار علی ولد شیخ احمد علی صاحب قوم شیخ قانونگو پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دھرم کوٹ بگہ ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۸/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری حسب ذیل جائیداد ہے۔ (۱) اراضی واقع مواضعات دھرم کوٹ بگہ۔ بابے وال خانفتاح موازی تقریباً ۳۰ گھماؤں مالیتی تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ ہیں۔ ہم چھ بھائی دو بہنیں اور ایک والدہ حصہ دار ہیں۔ منظہر کا اس میں شرعی حصہ جو بنتا ہے وہ منظہر کی ملکیت ہے (۲) ایک عدد مکان واقعہ موضع دھرم کوٹ مالیتی قریباً ۱۵۰۰ روپے جس میں ہم مندرجہ بالا حصہ دار ہیں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔ میں مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ (۳) میں اس وقت بمشاہرہ مبلغ ۶۰ روپے ماہوار ملازم ہوں۔ میں اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان کے حق میں کرتا ہوں۔ جو میں ہر ماہ انشاء اللہ ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ اگر میری وفات پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: شیخ ذوالفقار علی ولد شیخ احمد علی قوم شیخ ساکن دھرم کوٹ بگہ۔ گواہ شد: شیخ جلال الدین امیر جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ بقلم خود۔ گواہ شد: Arshad Ali Pleader Batala

نمبر ۶۸۱۰:۔ منکہ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی۔ پی۔ ایچ ولد مولوی قاری نعیم الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۶ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اسوقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد تقریباً ۲۵ روپے ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مگر میری آمدنی کم و بیش ہوتی رہتی ہے جس قدر آمدنی ہو اس کے مطابق چندہ ادا کرتا رہونگا۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۸ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۵ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ المرقوم بتاریخ یکم جون ۴۳ء العبد:۔ ڈاکٹر محبوب الرحمٰن بنگالی پی۔ ایچ ڈی (انگریزی)۔ گواہ شد:۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر لعل محمد ریٹائرڈ سب اسسٹنٹ سرجن دارالبرکات قادیان

نمبر ۶۸۳۱:۔ منکہ خورشید بیگم زوجہ بشیر الدین قوم راجپوت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن سارچور ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر مبلغ آٹھ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ کانٹے طلائی ایک تولہ چوڑیاں طلائی تین تولے۔ طلائی انام ایک تولہ۔ نتھ طلائی ایک تولہ۔ کالپ ایک تولہ۔ چاندی کا زیور ساٹھ تولے۔ میں اس جائیداد کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میری وفات کے وقت اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ پانچ روپے ماہوار۔ العبد:۔ نشان انگوٹھا خورشید بیگم۔ گواہ شد:۔ بشیر الدین خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ محمد یوسف آفندی دارالبرکات شرقی

نمبر ۶۸۳۷:۔ منکہ عزیز دین ولد بھاگ قوم گھمار پیشہ درزی عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری جائیداد کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالےٰ زندہ ہیں۔ میری ماہوار آمد اوسطاً پندرہ روپے ہے میں تازیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور ماہ بماہ داخل خزانہ کرتا رہونگا۔ میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہوگی اُس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ العبد:۔ عزیز دین بقلم خود ولد بھاگ ساکن قادیان محلہ مسجد اقصیٰ۔ گواہ شد:۔ جلال الدین کارکن دفتر نظارت امور عامہ۔ گواہ شد: محمد سعید مبلغ محلہ دارالرحمت قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۸۲۶:۔ منکہ سید عبدالکریم ولد عین الدین صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد صرف ایک مکان محلہ دارالبرکات کا نصف حصہ ہے۔ دوسرا نصف میں اپنی بیوی کو مہر میں دے چکا ہوں جس کی قیمت اندازاً

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بہت ضروری ہے" (خطبات النکاح صفحہ ۱۳۸)۔ نیز حضور مہر کی تعیین کے متعلق مربیانہ مشورہ کے طور پر ارشاد فرماتے ہیں:۔ "میں نے مہر کی تعیین چھ ماہ سے ایک سال تک کی آمد کی ہے یعنی مجھ سے اگر کوئی مہر کے متعلق مشورہ کرے تو میں یہ مشورہ دیا کرتا ہوں کہ اپنی ۶ ماہ کی آمد سے ایک سال تک کی آمد بطور مہر مقرر کر دو۔ اور یہ مشورہ میرا اس امر پر مبنی ہے، کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے الوصیت کے قوانین میں دسویں حصہ کی شرط رکھوائی ہے، گویا اسے بڑی قربانی قرار دیا ہے اس بناء پر میرا خیال ہے، کہ اپنی آمد کا دسواں حصہ باقی اخراجات کو پورا کرتے ہوئے مخصوص کر دینا معمولی قربانی نہیں بلکہ ایسی قربانی ہے کہ جس کے بدلے میں ایسے شخص کو جنت کا وعدہ دیا گیا ہے اس حساب سے ایک سال کی آمد جو گویا متواتر دس سال کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے، بیوی کے مہر میں مقرر کر دینا مہر کی اغراض کو پورا کرنے کے لئے بہت کافی ہے بلکہ میرے نزدیک انتہائی حد ہے"۔ (الفضل ۱۲ر دسمبر ۱۹۴۲ء)

اجازتِ نکاح

اگر عورت کنواری ہے تو اس سے نکاح کی اجازت لینی چاہیئے۔ اور اگر وہ خاموش رہے تو یہ بھی اس کی طرف سے اجازت ہے۔ اور اگر بیوہ یا مطلقہ ہو تو جب تک زبان سے اجازت نہ دے، خاموش رہنے سے اجازت نہیں ہو سکتی۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُنْکَحُ الْاَیِّمُ حَتّٰی تُسْتَاْمَرَ وَلَا تُنْکَحُ الْبِکْرُ حَتّٰی تُسْتَاْذَنَ۔ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ اِذْنُھَا قَالَ اَنْ تَسْکُتَ (متفق علیہ) حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کہ بیوہ کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک اس سے صریحاً اجازت نہ لی جائے۔ اور کنواری کا نکاح صرف اذن سے بھی ہو سکتا ہے۔ صحابہ نے عرض کیا، کہ اس کا اذن کیونکر ہو؟ فرمایا کہ اس کی خاموشی بھی اذن ہے۔

خُطبہ نکاح

نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا مسنون ہے، جس میں ضروری باتیں مرد و عورت کے حقوق سے متعلق پند و نصائح ہوں خطیب کو بیان کرنی چاہئیں۔ خطبہ کے بعد لڑکی اور لڑکے کے نام سے نکاح کا اعلان اور مہر کا اظہار کیا جائے۔ خطبہ نکاح کے مسنون الفاظ درج ذیل ہیں:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کل ایک ہزار روپیہ ہوگی۔ اس کے علاوہ میری ماہوار آمد ۴۰ روپے اس صورت میں ہے۔ کہ چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اگر انڈیا میں ہوں تو ۴۰ روپے ماہوار ورنہ نصف تنخواہ دیتے ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر اس کے سوا کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد:۔ عبد الکریم دار البرکات قادیان۔ گواہ شد:۔ عطا محمد ہیڈ کلرک صدر انجمن احمدیہ قادیان گواہ شد:۔ عظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ صدر انجمن احمدیہ۔

نمبر ۶۷۹۵:۔ منکہ برکت بی بی زوجہ غلام رسول موصی قوم کوہاڑ پیشہ زمیندار عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاگو وال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ ایکسو روپیہ مہر ہے جس کے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اس کے سوا میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سو روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ دس روپے ہے جو ادا کردونگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد اور ہوگی تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کرونگی۔ سو روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکی۔ تو میرے مرنے کے بعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو حق حاصل ہوگا۔ کہ میرے وارثوں سے وصول کر لیویں۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا برکت بی بی۔ گواہ شد:۔ غلام رسول موصی خاوند موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ علی محمد سکنہ گکھانوالی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

نمبر ۶۸۳۹:۔ منکہ چراغ بی بی بیوہ حکیم عطا محمد صاحب مرحوم قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن قادیان محلہ دار العلوم ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۲/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ میرے گھر کا سامان ظروف و دیگر پارچات چارپائیاں وغیرہ کی قیمت اندازاً ۲۰۰ روپے اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ جو مبلغ ۲۵ روپے بنتے ہیں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ چراغ بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر مرزا عبد الکریم ریٹائرڈ جہلمی موصی محلہ دار العلوم قادیان۔ گواہ شد:۔ بقلم خود علی محمد موصی صحابی ساکن گکھانوالی سکرٹری وصایا حال قادیان دار الامان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۸۲۸ :- منکہ حلیمہ بیگم زوجہ منشی شہاب الدین صاحب قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۶ء ساکن قادیان محلہ دارالفضل بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر تین سو روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے۔ لہٰذا میں اپنے مہر کے ۱/۸ حصہ کی جو ۳۷ روپے ۸ آنے بنتے ہیں وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا جائیداد کی قیمت حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جسقدر میری جائیداد ہو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد :- حلیمہ بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد :- ڈاکٹر مرزا عبدالکریم ریٹائرڈ صحابی موصی محلہ دارالعلوم قادیان۔ گواہ شد: بقلم خود علی محمد موصی صحابی سمدھی موصیہ سکرٹری وصایا گکھانوال حال قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۸۲۹ :- منکہ سکینہ بیگم زوجہ نور محمد صاحب نسیم سیفی قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے "(۱) مہر مبلغ ۵۰۰ روپے بذمہ خاوند۔ (۲) انام طلائی ایک عدد وزنی اندازاً ۶ ماشہ قیمتی ۴۰ روپے۔ (۳) ٹِکا طلائی وزنی ۶ ماشہ قیمتی ۴۰ روپے۔ (۴) کلپ طلائی ایک جوڑی وزنی ۱۱ ماشہ قیمتی ۷۵ روپے۔ (۵) بالیاں طلائی ایک جوڑی قیمتی ۴۰ روپے (وزنی ۶ ماشہ)۔ (۶) انگوٹھی طلائی وزنی ۲ ماشہ قیمتی ۱۵ روپے۔ میزان کل ۷۱۰ روپے اس جائیداد کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور اس کے علاوہ میری وفات پر میری اور کوئی جائیداد بھی ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن اگر کوئی رقم میں اپنی زندگی میں ادا کردوں تو وہ اس حصہ وصیت سے منہا کر دی جائیگی۔ جو ہتر کہ جائیداد سے واجب الوصول ہے۔ العبد: سکینہ بیگم بقلم خود محلہ دارالفضل قادیان۔ گواہ شد :- نور محمد نسیم سیفی بی۔ اے خاوند موصیہ گواہ شد :- عطا محمد ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول امرتسر ساکن محلہ دارالفضل قادیان۔

نمبر ۶۸۳۲ :- منکہ خدیجہ بیگم بنت حکیم مولوی نظام الدین صاحب قوم جٹ منی وال پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی ساکن قادیان محلہ دارالرحمت بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۷/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے نہ منقولہ نہ غیر منقولہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرا زیور مندرجہ ذیل ہے۔ سونے کے بُندے وزنی پانچ ماشہ۔ چاندی کی چوڑیاں وزنی سات تولہ اور میرا مہر تین سو روپیہ ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ میں اس کے ۱/۸ حصہ کی وصیت یعنی آٹھویں حصہ کی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اور انشاءاللہ حصہ کی رقم باقساط (غیر معین) ادا کرتی رہونگی۔ (۲) میری وفات کے وقت اگر میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو بھی یہ وصیت اس پر حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ خدیجہ بیگم قادیان۔ گواہ شد:۔ رحمت علی خاوند موصیہ۔ گواہ شد: حکیم مولوی نظام الدین قادیان والد موصیہ محلہ دارالرحمت سکرٹری تحریک جدید۔

نمبر ٦٨١٦:۔ منکہ چراغ بی بی بیوہ چودہری دل احمد صاحب ای۔ اے۔ سی قوم جٹ ٹرہار پیشہ زمیندارہ عمر اندازاً ۵۰ سال تاریخ بیعت جون ۱۹۱۶ء ساکن ادرحماں ڈاکخانہ بھابھڑہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اسوقت جو میرے زیر قبضہ ہے۔ ایک گلوبند طلائی وزنی ۱۱ تولے ہے۔ اس کے علاوہ اور جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اگر اس کے بعد میری کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس گیارہ تولے سونے کے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی ماہوار آمدنی اس وقت نہیں ہے۔ اگر کوئی ہوگی تو اسکے بھی ۱/۸ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ الامۃ:۔ چراغ بی بی بیوہ چودہری دل احمد صاحب مرحوم ای۔ اے۔ سی سکنہ ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:۔ خدا بخش سکرٹری مال انجمن احمدیہ ادرحماں ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:۔ مولوی عبدالمجید مبلغ سلسلہ احمدیہ علاقہ ادرحماں

نمبر ٦٨٣٥:۔ منکہ مہر بی بی زوجہ میاں محمد عبداللہ صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۴۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ڈاکخانہ دود ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰/۶/۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرا مہر ایک سو روپیہ ہے۔ جو میں نے وصول کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ میرا زیور قریباً ایک سو روپے کا ہے۔ اس کا حصہ ادا کرنے کی ذمہ دار ہونگی۔ میں مندرجہ بالا رقوم کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور اگر میرے مرنے کے بعد بھی کوئی میری جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میری زندگی میں بھی کوئی مزید جائیداد اور ہوگی یا کوئی اور صورت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرا دونگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مہر بی بی زوجہ محمد عبداللہ صاحب۔ گواہ شد:۔ مرزا عنایت اللہ ولد مرزا اسلام اللہ محلہ مسجد اقصیٰ قادیان۔ گواہ شد: عبدالرحیم احمدیہ سوڈا واٹر فیکٹری قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نمبر ۶۴۰۲:- منکہ چوہدری محمد الدین عادل ولد چودہری نبی صاحب مرحوم قوم راجپوت سنگاہ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۴ء ساکن ادرحماں ڈاکخانہ بھابڑہ ضلع سرگودہا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۱ ہجرت ۱۳۲۱ھ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جدی ملکیت کھاتہ مشترکہ میں سے ۱/۱۶ حصہ جو کہ اپنے بھائیوں سے مشترکہ ہے اراضی مزروعہ از قسم نری وچاہی علاوہ حصہ شاملات چراگاہ وغیرہ کے چوبیس ۲۴ کنال تخمیناً ہے جسکی قیمت چھ صد روپیہ ہے اور مکان پختہ قیمتی آٹھ صد روپیہ ہے۔ کل چودہ ۱۴۰۰ سو روپیہ (بشمول مصالحہ مکان فالتو از قسم لکڑی وغیرہ) تین صد روپیہ میرے ذمہ قرضہ اپنی اہلیہ وہمشیرہ کا واجب الادا ہے۔ اُسے منہا کرکے باقی گیارہ سو روپے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ لیکن میرا گذارہ محض اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ بصورت ملازمت اکتیس روپیہ ماہوار ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتا ہوں۔ ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دیتا رہونگا۔ اور اگر اپنی زندگی میں خدا کے فضل سے کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میری وفات پر علاوہ مندرجہ جائیداد کے کوئی اور ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ خدا تعالیٰ میری اس حقیر قربانی کو قبول فرمائے۔ استقامت بخشے۔ اور خدمت دین کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے آمین۔ العبد:- بقلم خود محمد دین عادل مدرس بھابڑہ ضلع سرگودہا۔ گواہ شد:- مولوی عبد المجید بنڈیسا سکرٹری وصایا و مبلغ جماعت احمدیہ۔ گواہ شد:- خدا بخش سکرٹری مال جماعت احمدیہ ادرحماں۔

نمبر ۶۸۳۰:- منکہ شریفہ بیگم زوجہ چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن منڈی وہاڑی ڈاکخانہ خاص ضلع ملتان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ امان ۱۳۲۲ھ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ دو عدد انگوٹھیاں طلائی وزنی نصف تولہ دو عدد کانٹے طلائی نصف تولہ (۳) دو عدد سوئیاں طلائی وزن نصف تولہ کل وزن اندازاً ڈیڑھ تولہ قیمتی اندازاً ۱۲۰ روپے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ اس جائیداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اسوقت ۳۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں کہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی قیمت کو منہا کر دیا جائیگا۔ لہذا یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان تحریر کر دی کہ سند رہے بنقلم الامتہ:۔ شریفہ بیگم معلمہ این دی گرلز سکول منڈی دہاڑی ضلع ملتان۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد سکرٹری جماعت احمدیہ دہاڑی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان دارالامان۔

نمبر ۶۸۲۹:۔ منکہ سردار خان ولد چوہڑ قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۷ء ساکن گھنوکے ججہ ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۵-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل جائیداد ہے جسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اور اگر اس کے علاوہ بھی کوئی جائیداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ (۱) زمین ۲۸ گھماؤں جدی ملکیت میری اپنی ہے جس کا دسواں حصہ ۲ گھماؤں ۶ کنال ۸ مرلہ ہوتا ہے جس کی قیمت آج کے حساب سے مبلغ ۱۱۰۰ روپے لگائی گئی ہے۔ (۲) میرے پاس ۱۱۸۰ روپے کی زمین رہن ہے۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ جو مبلغ ۱۱۸ روپے ہوتے ہیں۔ (۳) مبلغ ۴۰۰ روپیہ میرے پاس نقد ہے۔ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگا کل رقم کے ۱/۱۰ حصہ کی جو میرے ذمہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو واجب الادا ہے وہ ۲۶۱۸ روپے ہوتے ہیں۔ جو میں اپنی زندگی میں باقساط ادا کر دونگا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کچھ حصہ ادا نہ کر سکوں۔ تو میری جائیداد سے وصول کر لیا جاوے۔ میرے لڑکوں کو یا ورثاء کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ شرط اول اور اعلان وصیت کے ۵ روپے ادا کر دیئے ہیں اور نیز پہلی قسط مبلغ ۲۰۰ روپے کی ادا کر دی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے والسلام۔ بقلم خود سید عبد اللطیف انسپکٹر بیت المال ۳۱-۵-۴۳۔ العبد:۔ سردار خاں نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ محمد رشید سکرٹری مال گھنوکے ججہ۔ گواہ شد:۔ سید احمد پسر موصی بقلم خود

نمبر ۶۷۹۴:۔ منکہ رحمت بی بی زوجہ نواب الدین موصی قوم کوہاڑ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن بھاگو وال ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۵-۴۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک سو روپیہ مہر ہے جسکے میں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اسکے سوا میری جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ سو روپے کا ۱/۱۰ حصہ جو دس روپے بنتے ہیں میں ادا کر دونگی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی میری جائیداد ہو تو اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ ادا کر دونگی۔ سو روپے کا ۱/۱۰ حصہ اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو صدر انجمن احمدیہ کو حق حاصل ہوگا کہ میرے مرنے کے بعد میرے وارثوں سے وصول کرے۔ الامتہ:۔ نشان انگوٹھا رحمت بی بی۔ گواہ شد:۔ نواب دین موصی خاوند موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد سکنہ لکھانوال تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ صحابی موصی بقلم خود

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ۔ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ یٰۤاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْھَا زَوْجَھَا وَبَثَّ مِنْھُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِہٖ وَالْاَرْحَامَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ۝ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ۔ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ۝ یُّصْلِحْ لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ۔ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ۝ تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، ہم اسکی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد مانگتے اور بخشش چاہتے ہیں، اور اس پر ایمان لاتے اور اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور ہم اللہ کی پناہ لیتے ہیں اپنے نفس کی شرارتوں سے اور اپنے بُرے کاموں سے۔ جس کو اللہ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جس کو وہ گمراہ قرار دے، اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے۔ اس کے بعد میں اللہ کی حفاظت چاہتا ہوں راندے ہوئے شیطان سے، اور شروع کرتا ہوں اللہ کے نام کے ساتھ جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اس میں سے اس کا جوڑہ پیدا کیا، اور ان دونوں سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائیں۔ اور اس اللہ سے ڈرو جس کے نام سے تم سوال کرتے ہو، اور قرابت والوں کے ساتھ بدسلوکی کرنے سے بھی ڈرو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو، اور چاہیئے کہ غور کرے ہر نفس جو کچھ کہ کل کے لئے اس نے آگے بھیجا۔ اور ڈرو اللہ سے، یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں سے واقف ہے۔ اے ایمان والو اللہ سے ڈرو، اور زبان سے سچی اور مضبوط بات نکالو، تاکہ اللہ تمہارے عمل سنوار دے اور تمہارے گناہ بخشدے۔ اور جس نے اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کی تو یقیناً اس نے بڑی بھاری کامیابی حاصل کی۔

رخصتانہ اور ولیمہ نکاح کے بعد جب خاوند بیوی کو گھر میں لائے[1]، اور اس سے ہم بستری کرے، تو مسنون ہے کہ اس موقعہ پر حسب حیثیت دعوت ولیمہ کیجائے[2]۔

---

[1] جب مرد عورت کو گھر میں لائے تو اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا کرے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ

[2] حاشیہ صفحہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو دو دن تک پہنچ سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامُ الْوَلِیْمَۃِ اَوَّلَ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّۃٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سمعۃ (ترمذی) کہ دعوت ولیمہ پہلے دن تو مسلمانوں کا حق ہے، دوسرے دن سنت ہے اور تیسرے دن محض فخر ہے۔

بدعات سے احتراز

نکاح اور شادی کے موقعہ پر بہت سی بدعات اور رسوم قبیحہ رواج پکڑ گئی ہیں، ان سے احتراز کرنا چاہیئے۔ اعلان نکاح کے بہانہ سے لوگ راگ باجہ کا جواز چاہتے ہیں، مگر یہ نفس کو خوش کرنے کا حیلہ ہے۔ اسلام نے اعلان نکاح کے لئے صرف دف کی اجازت دی ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں اس کی بھی ضرورت نہیں رہی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"اعلان نکاح کے لئے دف جائز ہے، مگر آج دنیا ترقی کر گئی ہے۔ اس کو لوگ پسند نہیں کرتے۔ اور جن باجوں کو لوگ پسند کرتے ہیں، وہ جائز نہیں۔ اس لئے قدرت نے ہم سے یہ بھی چھڑوا دیا، اس کی بھی اب ضرورت نہیں رہی۔ کیونکہ دف سے غرض اعلان تھا، اور اعلان کا ذریعہ دف سے بھی بہت اعلیٰ درجہ کا نکل آیا جو اخبار ہے، کہ اس میں اعلان ہو جاتا ہے۔ دف سے جو غرض تھی، وہ دوسری صورت میں بطرز احسن پوری ہو گئی۔" (خطبات النکاح صـ۱۱۳ و صـ۱۱۴ ج ۱)

شرائط جواز نکاح

نکاح مندرجہ ذیل شرائط سے جائز ہو سکتا ہے:-

(۱) نکاح طرفین کی رضامندی سے ہو۔ جبر واکراہ سے نکاح جائز نہیں۔

(۲) منکوحہ کی رضامندی بہ اجازت ولی ہو۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا نِکَاحَ اِلَّا بِوَلِیٍّ۔ (ابوداؤد و ترمذی)۔ ترجمہ۔ ولی کے بغیر نکاح نہیں۔

(۳) عورت ایسی ہو جس کے ساتھ شرعاً نکاح جائز ہے، یعنی مسلمان یا اہل کتاب جو رشتہ میں حرام نہ ہو۔ پس مشرک، بت پرست یا آتش پرست عورت سے نکاح جائز نہیں۔ وَلَا تَنْکِحُوا

بقیہ حاشیہ۔ اَسْئَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْہِ (ابوداؤد ونسائی)

حاشیہ۔ ہمبستری کے پہلے یہ دعا پڑھے:- بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطٰنَ وَجَنِّبِ الشَّیْطٰنَ مَا رَزَقْتَنَا (ترمذی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ ۔ (ترجمہ) مشرک عورتوں سے نکاح نہ کرو جبتک ایمان نہ لائیں۔ اور احمدی لڑکی کا نکاح سوائے احمدی کے جائز نہیں۔ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ ۔ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْٓا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ ۔ (بقرہ) اور ایسی عورت سے بھی جائز نہیں جو رشتہ یا دودھ کی وجہ سے حرام ہو۔

(۴) ایجاب و قبول خود ناکح و منکوحہ کی طرف سے ہو، یا ان کے وکیل کی طرف سے یا اگر لڑکی، لڑکا ان میں سے کوئی نابالغ ہو تو اس کے ولی کیطرف سے ایجاب و قبول ہو۔

(۵) ایجاب و قبول ایک ہی مجلس میں ہوں۔

(۶) ایجاب و قبول کے الفاظ ایک دوسرے کے مخالف نہوں۔ (مثلاً اگر ایجاب کے لفظ ہوں، کہ میں اپنی بیٹی کا نکاح دو سو روپیہ مہر پر کرتا ہوں، اور اس کو قبول ان لفظوں میں کیا جائے کہ میں نے نکاح قبول کیا۔ مگر اتنا مہر منظور نہیں) تو نکاح منعقد نہیں ہوگا۔

(۷) نکاح بطریق معروف ہو۔ مندرجہ ذیل اقسام ممنوعہ سے نہ ہو۔ حلالہ، متعہ، شغار۔ حلالہ کا بیان آگے آئے گا۔ نکاحِ متعہ وہ عارضی نکاح ہے، جو مدت معینہ کے لئے ہو، اور مدت ختم ہونے پر عورت بغیر طلاق مرد سے آزاد ہو۔ اس کی حرمت کا اعلان آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ (صحیح مسلم)۔ یعنی اسے خدا نے قیامت تک حرام کر دیا ہے۔

نکاحِ شغار وہ ہے جسے عرف میں بٹہ کا نکاح کہتے ہیں۔ یعنی کسی سے نکاح اس شرط پر کیا جائے کہ وہ بھی اپنا رشتہ اس کے عوض میں دے۔ اس کو بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ اور فرمایا۔ لَا شِغَارَ فِي الْاِسْلَامِ (صحیح مسلم) یعنی اسلام میں بٹہ کا نکاح جائز نہیں ہے۔

(۸) نکاح عاقل بالغ گواہوں کے روبرو ہو۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِشُهُوْدٍ ( ) کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں گواہی کے لئے ضروری ہیں قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نِكَاحَ اِلَّا بِوَلِيٍّ وَّشَاهِدَيْ عَدْلٍ (دارقطنی)

حقوق زوجین

تعلق زوجیت کے ساتھ میاں بیوی کے آپس میں گہرے تعلقات ہونے کیوجہ سے ہر ایک کے ذمہ دوسرے کے حقوق اور فرائض بھی عائد ہوتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کی سّتر کتابیں!

صرف پچیس ۲۵ روپے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ستر کتابیں جو رسالہ ریویو کے سائز پر قریباً چھ ہزار صفحوں کی ہیں۔ صرف پچیس روپے میں فروخت ہو رہی ہیں۔ پہلے یہ کتابیں تیس روپے میں فروخت ہوتی تھیں۔ مگر اب پہلے سٹاک میں سے بعض ختم ہو گئی ہیں۔ اس لئے قیمت پچیس روپے کر دی گئی ہے۔ بعض کتابوں کے نام یہ ہیں:۔

- براہین احمدیہ مکمل
- سُرمہ چشم آریہ
- آئینہ کمالات اسلام
- شہادۃ القرآن
- نور القرآن
- چشمۂ معرفت
- مسیح ہندوستان میں

- تریاق القلوب
- تحفہ گولڑویہ
- اربعین ہر چہار حصّہ
- نسیم دعوت
- تذکرۃ الشہادتین
- حقیقۃ الوحی
- لُجّۃُ النّور

یہ سب کتابیں بالکل نئی ہیں۔ آرڈر کے ہمراہ دو روپے ارسال فرمائیں۔

مینیجر رسالہ ریویو۔ اُردو۔ قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۷۰۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اصلی جہاز مارکہ کپڑے

پائیدار۔
پختہ رنگ۔
عمدہ کوالٹی۔
قیمت میں ارزاں۔

ہمیشہ استعمال کریں!

کاٹن کریپ (رنگین و سفید) لٹھا سفید۔ پاپلین (رنگین و سفید) خاکی زین۔ ٹول۔ پگڑی کلاتھ۔ سفید زین و ٹول۔ مکھن زین۔ نیلی زین۔ کوری زین۔ دسوتی (رنگین و سفید) پردا کلاتھ۔ شیٹنگ کلاتھ۔ ٹیبل کلاتھ۔ نیپکن۔ تولیئے۔ جھاڑن وغیرہ۔

باوا پردمن سنگھ اینڈ سنز امرتسر۔ برانچیں: بمبئی۔ کلکتہ۔ دہلی۔ لاہور۔ کوئٹہ